انا خاتم النبیین لا نبی بعدی

میں آخری نبی ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں

تنزیہ ربانی

از تلویث قادیانی

حضرت مولانا سید محمد علی مونگیریؒ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خیر خواہانہ گذارش برادران اسلام سے اور بالخصوص جماعت مرزائیہ سے آرزو کے ساتھ کہتا ہوں کہ میری خیر خواہانہ گذارش کو دلی توجہ سے سنیں۔ مذہب اسلام میں پہلے ہی صدی سے مختلف فرقے نکلنا شروع ہو گئے تھے اور برابر ہوتے رہے اور اب بھی وہی حال ہے تاریخ اٹھا کر دیکھئے جس زمانہ میں جس نے جو دعویٰ کیا ہے اُس کے ماننے والے ضرور ہوئے ہیں اور نہایت زور سے مانا گیا ہے نویں صدی کے آخر میں سید محمد جونپوری نے مہدی ہونے کا دعویٰ کیا اور تیرہویں صدی میں محمد علی بابی نے فارس میں بھی دعویٰ کیا۔ ان کے ماننے والے اس وقت تک کثرت سے موجود ہیں اسی طرح چودھویں صدی میں مرزا قادیانی نے دعویٰ کیا ہے جس طرح مرزا قادیانی اپنے نشانات اور معجزات کا دعویٰ کرتے ہیں ان سبھوں نے کیا ہے کیونکہ بغیر نشان دیکھے لوگ معتقد نہیں ہو سکتے اب وہ نشانات کیسے تھے۔ یہ ایک بحث ہے جس میں عقلا اور فہمیدہ حضرات کو نہایت دور اندیشی اور غور سے کام لینا چاہیے ممکن ہے کہ پہلے غلطی سے مان لیا ہو۔ مگر سخت خطرناک معاملہ ہے اگر واقعی غلطی ہے تو دائمی زندگی میں مصیبت اُٹھانا ہے (اللھم احفظنا) اس لیے تحقیق کرنا اور درد مند مخالف کی باتوں کو غور و انصاف سے معلوم کرنا نہایت دانشمندی ہے اس تحریر کا باعث محض ان کی بہی خواہی ہے آپ اسے غور سے ملاحظہ کریں۔ جماعت مرزائیہ کے حضرات کو دیکھا جاتا ہے کہ کسی خیر خواہ کی بات کو بھی اچھی طرح نہیں دیکھتے اور موافق کی بالکل غلط اور بے سروپا باتوں سے اُن کی تسلی ہو جاتی ہے۔ ذرا خیال تو کریں کہ مرزا قادیانی نے اپنے دعوے اور اپنے نشانات کے اعلان میں بے انتہا کوشش کی۔ عربی‘ فارسی‘ اُردو‘ انگریزی میں بہت رسالے اور اشتہارات ساری دنیا میں شائع کئے۔ مگر اُس کا نتیجہ دیکھئے کیا ہوا کوئی عیسائی‘ کوئی آریہ‘ کوئی ہندو وغیرہ مسلمان نہیں ہوا۔ چند مسلمانوں میں

سے انھیں نانا اُن میں دو چار اہل علم سنے جاتے ہیں ان کے خلاف سینکڑوں علماء تو یہیں ہندوستان میں موجود ہیں عرب' فارس وغیرہ کے علماء کی تعداد تو بہت کچھ ہے اُن کی تحریریں ہر جگہ پہنچی ہیں مگر کسی نے انھیں نہیں مانا۔ اب ہزاروں علماء کو بے دین اور متعصب کیسے مان لیا جائے اور دو چار کو اس کثیر جماعت پر کیونکر ترجیح دی جائے؟ جو خرابی آپ سینکڑوں ہزاروں علماء میں مانتے ہیں کیا وجہ ہے کہ اُس قسم کی خرابی دو چار دس بیس علماء میں نہیں ہوسکتی۔ اس قلیل تعداد کا غلطی میں پڑ جانا عجب نہیں ہے اور اُن کے مقابل میں ہزاروں کا غلطی میں پڑ جانا قیاس سے باہر ہے اس وجہ سے حدیث شریف میں ''اتبعوا سوا دالاعظم'' کا حکم ہے ذرا تو انصاف کیجئے۔ پھر کیسے اعلانیہ صریح اقوال مرزا قادیانی کے آپ کے سامنے پیش کئے جاتے ہیں جن سے ہر فہمیدہ انھیں کاذب یقین کر سکتا ہے مگر آپ خیال بھی نہیں کرتے بلکہ خدا پر عیب لگانا بہت آسان سمجھتے ہیں اس بات سے کہ مرزا قادیانی پر عیب لگایا جائے اور انھیں کاذب کہا جائے میں نہایت دردمندی سے کہتا ہوں کہ فیصلہ آسمانی میں جو کچھ لکھا گیا ہے وہ نہایت تحقیق اور مسلمانوں کے محض بہی خواہی کے لیے لکھا گیا ہے اور اس کی باتوں کا جواب نہیں ہوسکتا آپ انصاف سے ملاحظہ کریں بعض حضرات نے اس کے بعض مضامین کے جواب میں کچھ لکھا تھا اس کی حالت اس رسالہ میں ملاحظہ کیجائے۔ واللہ الموفق

مسلمانوں کا خیرخواہ

ابو احمد رحمانی

بسم اللہ الرّحمٰن الرّحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

مذہب حقہ اسلام میں بہت گروہ گذرے ہیں وہ سب اسی قرآن مجید و حدیث کے ماننے والے تھے اور اب بھی ہیں۔ مگر جب ان کے مسائل و عقائد پر نظر کی جاتی ہے تو حیرت ہوتی ہے کہ بعض نے ایسے کفریہ اور خدا و رسول پر عیب لگانے والے عقائد کیونکر اس مقدس کتاب سے نکالے؟ عقائد وغیرہ کی کتابوں میں دیکھ کر تعجب ہوتا تھا اور کسی وقت یہ خیال ہو جاتا تھا کہ بزرگوں نے شاید کسی مخالف سے سن کر لکھ دیا ہے ایسا عقیدہ کون مسلمان رکھ سکتا ہے۔ غرض کسی وقت یہ بدگمانی بزرگوں سے ہوتی تھی مگر اب گروہ قادیانی کی حالت معائنہ کر کے یہ بدگمانی بالکل جاتی رہی کیونکہ ان کے بعض عقائد ایسے ہی ہیں اور پھر وہ اسی قرآن مجید سے ثابت کرتے ہیں۔ حیرت ہوتی ہے اور قدرت خدا نظر آتی ہے وہ مقدس مذہب اسلام جس کے برگزیدہ بانیؐ نے خلاف گوئی اور جھوٹ کو گویا مبائن اسلام قرار دیا ہے اور فرمایا ہے کہ مسلمان جھوٹ نہیں بولتا گروہ قادیانی کا یہ عقیدہ معلوم ہوا کہ ان کے نزدیک خدا بھی جھوٹ بولتا ہے اور وعدہ خلافی کرتا ہے اور اپنے اس عقیدہ کو قرآن پاک سے ثابت کرنا چاہتے ہیں۔ ایسے افتراء پر آسمان و زمیں اگر شق ہو جائیں تو عجب نہیں مسلمانو! ذرا سوچو تو سہی کہ جب وہ ذات پاک جو تمام عیبوں سے پاک ہے، جھوٹ بولے، وعدہ خلافی کرے۔ (نعوذ باللہ) تو پھر سچا کون ہو سکتا ہے اور وعدہ کا پورا کرنے والا کسے کہہ سکتے ہیں۔ جب وہ ذات مقدس اس عیب سے پاک نہیں ہے تو اُس کے ماننے والے اور اس پر ایمان لانے والے اس کے رسولوں کو کیونکر سچا مان سکتے ہیں اور اس کے وعدوں سے کس طرح دل کو خوش کر سکتے ہیں اور اس کے وعدوں سے ڈرنے کی کیا وجہ ہو سکتی ہے؟ کیونکہ ہر جگہ ان کا یہ خیال ہوگا اور نہایت صحیح خیال ہوگا کہ جو کچھ کہا گیا ہے یا کہا جاتا ہے اس کی صداقت پر کیا اطمینان ہے۔ جب ان کی ہر

بات میں محو و اثبات ہے تو کیا وجہ ہے کہ رسول کی رسالت میں محو نہ ہو اس خیال کے بموجب ہوسکتا ہے کہ پہلے کسی کو رسالت کا مرتبہ دیا گیا ہو اور پھر محو کر دیا ہو یا کر دے۔ جو وعدے اس نے ایمانداروں سے کئے ہیں ان کے پورا ہونے پر کیونکر اطمینان ہوسکتا ہے کیونکہ اس جدید جماعت کے عقیدے کے بموجب خدائے تعالیٰ اکثر وعدے[1] پورے نہیں کرتا اس لیے اس کے تمام وعدے مشکوک ہو گئے بلکہ ہر وعدے پر غالب گمان یہی ہوگا کہ یہ پورا نہ ہوگا کیونکہ وعدہ پورا نہ ہونے کا پلہ بھاری ہے۔ یہ بھی خیال رہے کہ قادیانی جماعت کا صرف یہی خیال نہیں ہے کہ خدا تعالیٰ جس طرح ہر بات پر قدرت رکھتا ہے وعدہ پورا نہ کرنے پر بھی وہ قادر ہے بلکہ یہ کہتے ہیں کہ وعدے خلافیاں وہ کرتا ہے مرزا قادیانی سے کتنے وعدے اس نے کئے مگر پورے نہ کئے چنانچہ منکوحہ آسمانی کے نکاح میں آنے کا نہایت پختہ وعدہ کیا اور برسوں اس کے ظہور کا یقین دلایا گیا اور اس کے ضمن میں بہت سے وعدے اور وعیدیں تھیں مگر کسی کا ظہور نہ ہوا اس کی تفصیل فیصلہ آسمانی میں شرح مسطور ہے۔

<u>ناظرین</u> قادیانی حضرات اس کا جواب یہ دیتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ سارے وعدے پورے نہیں کرتا جسے چاہتا ہے پورا کرتا ہے اور جسے چاہتا ہے مٹا دیتا ہے یعنی پورے نہیں کرتا۔ اس کے ثبوت میں تین آیتیں اس وقت تک انھوں نے پیش کی ہیں جو میری نظر سے گذری ہیں۔

(۱) يَمْحُوا اللّٰهُ مَا يَشَاءُ وَيُثْبِتُ

(۲) يُصِبْكُمْ بَعْضُ الَّذِىْ يَعِدُكُمْ

(۳) قَالُوا يَا نُوْحُ قَدْ جَادَلْتَنَا فَاَكْثَرْتَ جِدَالَنَا فَأْتِنَا بِمَا تَعِدُنَا اِنْ كُنْتَ مِنَ الصَّادِقِيْنَ ٥ قَالَ اِنَّمَا يَأْتِيْكُمْ بِهِ اللّٰهُ اِنْ شَاءَ وَمَا اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ ٥

پہلی آیت کو مرزا قادیانی نے حقیقۃ الوحی میں پیش کیا ہے پھر پہلی اور دوسری آیت مونگیر کے اشتہار میں دیکھی گئی جس کا نام نشان آسمانی ہے اس کے بعد ۸ اگست ۱۹۱۲ء کے اخبار بدر قادیان میں دوسری اور تیسری آیت دیکھی مگر

---

[1] دوسری آیت اس دعوے کے ثبوت میں پیش کی ہے اس کا حاصل یہی ہوتا ہے

اس آیت کی شرح و مطلب تو کیا ترجمہ بھی نہیں کیا گیا معلوم ہوتا ہے کہ فیصلہ آسمانی کے چھپنے کے بعد قادیانیوں میں ہلچل مچ گئی اور کئی شخصوں نے یہ رسالہ حکیم نور الدین قادیانی کے پاس بھیجا اور جواب کی خواہش کی اور اصرار کے ساتھ اس پر بدر کے مذکورہ پرچہ میں بہت مختصر مضمون نکلا جس کا عنوان یہ ہے۔

نکاح والی پیشگوئی اس میں پہلے تو یہ دعویٰ کیا گیا ہے کہ جس قدر اعتراضات کئے جاتے ہیں ان کے جواب خود آنحضور (مرزا قادیانی) کی تصانیف میں بین طور سے موجود ہوتے ہیں یہ مضمون اس طرح بیان کیا ہے کہ ناواقف اور معتقدین یہ سمجھیں گے کہ مرزا قادیانی کی یہ ایک بڑی کرامت ہے مگر جو حضرات مرزا قادیانی کی حالت سے واقف ہیں وہ جانتے ہیں کہ مرزا قادیانی نے اپنے دعویٰ کی زندگانی میں عمر کا زیادہ حصہ تحریر میں گذارا ہے اور مضمون میں اکثر اپنی بڑائی اور دوسروں کی مذمت ہے۔ اسی کے مختلف شعبے اور متعدد عنوان ان کے رسالوں میں موجود ہیں اسی میں ایک شعبہ یہ ہے کہ جو اعتراضات ان پر کئے گئے ہیں یا جو ان کے خیال میں آئے ہیں ان کے جواب دینے کی کوشش انہوں نے کی ہے اور کوئی دقیقہ اس میں اٹھا نہیں رکھا۔ایک طرز ان کے بیان کا یہ ہے کہ ایک امر کو انہوں نے اکثر مختلف اور متضاد صورت میں بیان کیا ہے اور کہیں کوئی قید زیادہ کر دی ہے کہیں کوئی لفظ بڑھا دیا ہے اعتراضات سے بچنے کے لیے اور عوام کے سمجھانے کے لیے یہ عمدہ پہلو ہے جب کسی نے کسی بات پر اعتراض کیا تو فوراً اس کا مخالف قول انھیں دکھا دیا یا اس میں کوئی قید یا شرط نکال کر پیش کر دی۔ عوام کے تسکین کے لیے اس قدر کافی ہے۔ اب یہ کہ اصل بات کی تہہ کو پہنچنا اور اس کے تمام اقوال مختلفہ کو ملا کر نتیجہ نکالنا ہر ایک کا کام نہیں ہے مگر با ایںہمہ یہ کہنا کہ ہر اعتراض کا جواب ان کی تحریر میں بین طور سے مذکور ہے بالکل غلط ہے۔ اور اعتراضوں کے علاوہ نکاح والی پیشینگوئی ایسی ہے کہ اس کا تذکرہ اور اس کے متعلق اعتراضات اور جوابات پندرہ بیس برس تک بڑے زور و شور سے ہوتے رہے ہیں۔ اسی کے متعلق ابھی تکذیب قادیانی میں جو اعتراضات کئے گئے ہیں ان کا جواب ان کی تحریر سے دکھایا جائے۔

الغرض یہ اسی قسم کا مبالغہ ہے جس کی تعلیم مرزا قادیانی نے علمی طور پر اپنی

جماعت کو دی ہے۔ اب دیکھنا چاہیے کہ جو جوابات انہوں نے دیئے ہیں وہ کیسے ہیں۔ آیا اہل کمال کی توجہ کے لائق ہیں اس سے مرزا قادیانی کا تبحر علمی اور وسعت نظری اور کمال دینداری معلوم ہوتی ہے یا اس کے برعکس معاملہ ہے جس کے دل میں کچھ خوف خدا ہے اور جس کے قلب میں ذرا بھی انصاف نے جگہ پائی ہے اور علم سے اسے بہرہ ہے وہ اس تحریر کو اور خاکسار کی دوسری تحریروں کو غور سے ملاحظہ کرے اس پر ان کی اور ان کے جوابوں کی پوری حالت معلوم ہو جائے گی۔ مرزا قادیانی کو قرآن دانی کا بڑا دعویٰ تھا اور اب ان کے خلیفہ کو دعویٰ ہے اور یہ سمجھتے ہیں کہ ہم کو اللہ تعالیٰ نے قرآن پڑھا دیا ہے مگر افسوس ہے اور سخت افسوس ہے کہ قرآن شریف کی متعدد آیتوں سے وہ یہ سمجھتے ہیں کہ اس قدوس متین کے وعدے مل جاتے ہیں وہ اکثر اوقات وعدہ خلافی کرتا ہے اس کا پاک کلام جھوٹ کے نجاست سے ملوث ہوتا ہے۔ (استغفراللہ آسمان و زمین پھٹ جائیں مگر ایسا نہیں ہوسکتا)

تین آیتیں[1] اس پیشینگوئیوں کے جواب میں لکھی گئی ہیں مگر تشریح نہیں کی گئی کہ ان سے کس طرح جواب ہو گیا اس لیے ہم بھی سکوت کرتے ہیں اور صرف اس قدر کہتے ہیں کہ ان آیتوں سے مرزا قادیانی کا اور ان کے متبعین کا مدعاء ہرگز ثابت نہیں ہوتا۔

---

[1] ان آیتوں کا مختصر مطلب یہ ہے (۱) محو و اثبات کی دو قسم ہیں ۔ عام یعنی تمام کائنات اور مقدرات کے محو و اثبات پر اسے قدرت ہے جو چاہے وہ کرے مگر کرتا وہی ہے جو اس کی شان کے مناسب ہے اور خاص یعنی جزوی محو اثبات مثلاً بعض وقت بندے کے گناہوں کو مٹا کر ان کی جگہ نیکی لکھ دیتا ہے کسی کی عمر کم ہے پھر زیادہ کر دیتا ہے اس قسم کے محو واثبات بہت ہوا کرتے ہیں۔ (۲) حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرعون سے دنیا و آخرت کی وعیدیں بیان کیں اسے آخرت پر تو ایمان ہی نہ تھا اس لیے وہ وعیدیں تو اس کے خیال میں مضحکہ تھیں۔ ایک شخص جو اسی کے گروہ کا تھا اور پوشیدہ طور سے حضرت موسیٰ ؑ پر ایمان لایا تھا اس نے فرعون کو اس کے خیال کے بموجب سمجھایا کہ اگر موسیٰ سچے ہیں تو بعض وعیدیں (یعنی دنیاوی) تو تجھے ضرور پہنچے گی۔ قرآن مجید میں اسی کا مقولہ بیان کیا گیا ہے اس سے یہ سمجھنا کہ خدا کے کل وعدے پورے نہیں ہوتے سخت غلطی ہے (۳) اس آیت میں غلط فہمی غالباً لفظ ان شاء سے ہوئی ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ حضرت نوحؑ نے جو منکرین سے کیں تھیں ان کے ظہور کے لیے وہ جلدی کر رہے تھے اس پر حضرت نوحؑ نے جواب دیا کہ خدا اگر چاہے گا تو وعیدوں کو جلد ظاہر کر دے گا اور ہونا تو ضرور ہے یہ وہ مطلب ہے جو قرآن مجید کی کسی آیت کے خلاف نہیں ہے

حاشیہ پر ہر ایک آیت کا مختصر مطلب بیان کر کے اس کا ثبوت بھی مجملاً دے دیا ہے جب وہ ان آیتوں کی تشریح کر کے اپنا مدعاء ثابت کریں گے اس وقت ہم ان کی غلطی آفتاب کی طرح چمکتی ہوئی دکھا دیں گے۔ تکذیب قادیانی میں بخوبی دکھا دیا گیا ہے کہ اگر آیت کا وہی مطلب مان لیا جائے جو جماعت مرزائیہ کہتی ہے تو بھی مرزا قادیانی کذب سے کسی طرح بری نہیں ہو سکتے وہ اپنے اقرار کے بموجب بلاشبہ کاذب ہیں اس لیے ہمارے اعتراض کے جواب میں یہ آیتیں پیش کرنا سخت نافہمی ہے۔ چونکہ رسالہ تکذیب قادیانی شائع ہو چکا تھا اور اس میں صرف پہلی آیت کا ذکر کر کے کئی طریقے سے مرزا قادیانی کا کذب ثابت کیا تھا۔ اس لیے خلیفہ قادیان نے بدر کے مضمون میں اس آیت کو چھوڑ دیا۔ اور اس کے لکھنے کا حکم نہیں دیا۔ دوسری آیت کے نسبت اس قدر کہنا چاہتا ہوں کہ کل اور اکثر اور بعض عربی الفاظ ہیں مگر اردو میں بھی انہیں معنی میں مستعمل ہیں جن میں عربی میں بولے جاتے ہیں اس کو معمولی نوشت و خواند والے بھی سمجھتے ہیں۔ اس لیے میں ناظرین سے کہتا ہوں کہ آیت میں لفظ بعض آیا ہے جس سے حسب خیال مرزائیاں آیت کا حاصل مطلب یہ ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ کے اکثر وعدے وعید جھوٹے ہوتے ہیں اور بعض سچے ہوتے ہیں۔ اب جن کے قلب میں نور ایمان ہے اور اللہ تعالیٰ کو تمام عیبوں سے پاک سمجھتے ہیں وہ اس مطلب پر غور کریں اور اپنے دل میں سوچیں کہ اس قدوس کی ذات ایسی ہو سکتی ہے؟ ان آیتوں کا مطلب اور اس کی تشریح فیصلہ آسمانی کے حصہ سوم میں اور اس کے خلاصہ میں ناظرین ملاحظہ کریں گے (ان شاء اللہ) (مشمولہ احتساب قادیانیت جلد ھذا) یہاں قرآن پاک کی چند آیتیں پیش کی جاتی ہیں جن سے آفتاب نیمروز کی طرح روشن ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ اس عیب سے پاک ہے اس کے وعدے ہرگز خلاف نہیں ہوتے ضرور پورے ہوتے ہیں اس لیے ان کا جواب غلط ہے۔ جن آیتوں سے خلاف وعدگی ثابت کرتے ہیں وہ ان کی محض غلط فہمی ہے ان آیتوں سے ہرگز ثابت نہیں ہوتی۔ اب وہ آیتیں ملاحظہ ہوں جن سے ظاہر ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ اس عیب سے پاک ہے۔

۱...... لٰكِنِ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ لَهُمْ غُرَفٌ مِّنْ فَوْقِهَا غُرَفٌ

مَبْنِیَّۃٌ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِہَا الْاَنْہَارُ وَعَدَاللّٰہُ لاَ یُخْلِفُ اللّٰہُ الْمِیْعَادِ (زمر-۲۰)

''لیکن جو لوگ اپنے پروردگار سے ڈرتے رہے ان کے لیے بالا خانے اور ان پر اور بالا خانے ہیں جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں۔ یہ ان سے خدا کا وعدہ ہے اور خدا وعدہ خلافی نہیں کرتا۔''

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے پہلے اہل تقویٰ سے وعدہ فرمایا اس کے بعد کمال وثوق اور اطمینان کے لیے ارشاد ہوا کہ یہ وعدہ اللہ کا ہے کسی دوسرے کا نہیں ہے کہ اس کے پورا ہونے میں تردد ہو۔ پھر بغرض تاکید اور تصریح ارشاد ہوا کہ اللہ اپنے وعدے کے خلاف نہیں کرتا۔ اس کی ذات اس عیب سے پاک ہے اس طرز بیان نے ثابت کر دیا کہ خدا کے تمام وعدے پورے ہوتے ہیں اس کا کوئی وعدہ ایسا نہیں ہوسکتا کہ پورا نہ ہو۔ ایسے صراحت کے بعد بھی اگر اس کے ایک وعدے میں بھی خلاف کا احتمال ہو اور یہ کہہ سکیں کہ اس کے بعض وعدے پورے نہیں ہوتے تو اس قدوس کا یہ بیان بالکل غلط ہو جائے گا اور اس کا کوئی وعدہ قابل اطمینان نہ رہے گا۔ جناب رسول اللہ ﷺ کے زمانہ مبارک میں روم کے نصاریٰ اہل فارس سے مغلوب ہو گئے تھے اور مسلمانوں کی خواہش تھی کہ غالب ہوں اللہ تعالیٰ نے اپنے مقبول بندوں کی خواہش پوری کرنے کی نسبت فرمایا کہ اگرچہ نصاریٰ اہل روم سے اس وقت مغلوب ہو گئے ہیں مگر عنقریب غالب ہوں گے اس خوشخبری کی تاکید کے لیے ارشاد ہوتا ہے۔

۲...... وَعَدَاللّٰہُ لاَ یُخْلِفُ اللّٰہُ وَعَدَہٗ وَلٰکِنَّ اَکْثَرَ النَّاسِ لاَ یَعْلَمُوْنَ۔ (سورہ روم-۶)

یہ اللہ کا وعدہ ہے اور اللہ اپنے وعدے کے خلاف نہیں کیا کرتا۔ لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے ہیں۔

حکیم نور الدین قادیانی وغیرہم فرمائیں کہ یہ قرآن مجید کی آیتیں ہیں یا نہیں اگر ہیں تو ان سے یقینی طور سے ثابت ہوتا ہے یا نہیں کہ اللہ کے وعدوں میں کسی وقت خلاف کا احتمال نہیں ہوسکا۔ جس طرح پہلی آیت میں اہل تقویٰ کے لیے وعدہ کرکے ان کے کمال اطمینان کی غرض سے کہا گیا تھا کہ یہ اللہ کا وعدہ ہے اور اللہ اپنے وعدے کے

خلاف نہیں کرتا اس لیے تمھیں اطمینان چاہیے۔ اسی طرح یہاں بھی کہا گیا۔ البتہ اس قدر فرق ہے کہ پہلی آیت میں وعدہ اُخروی ہے اور اس آیت میں وعدہ دنیاوی ہے ان دونوں آیتوں کے ملانے سے ثابت ہوا کہ خدا تعالیٰ کا وعدہ اخروی ہو یا دنیاوی ضرور پورا ہوتا ہے۔ یہ نہیں ہوسکتا کہ پورا نہ ہو اگر تخلف کا احتمال ہو تو دونوں آیتوں میں اس جملہ کا لانا صرف بیکار ہی نہ ہوگا بلکہ یہ بیان غلط ٹھہرے گا۔ اس آیت میں یہ بھی ارشاد ہے کہ اس بات کو بہت لوگ نہیں جانتے اور نہ جاننا اس وقت جماعت مرزائیہ کی باتوں سے ظاہر ہو رہا ہے۔ اس آیت کی تفسیر میں صاحب روح المعانی جز۲۱ ص ۱۹ میں لکھتے ہیں ملاحظہ ہو۔

لا یعلمون انه تعالی لا یخلف وعده لجهلهم بشئونه عزوجل وعدم تفکرهم فیما یجب له. جل شانه وما یستحیل علیه سبحانه.

لوگ نہیں جانتے کہ اللہ تعالیٰ وعدہ خلافی نہیں کرتا اور عدم واقفیت کی وجہ یہ ہے کہ خدا کی عظمت و شان سے واقف نہیں ہیں۔ اور غور نہیں کرتے کہ کیا کیا چیز اس کی شان کے لیے ضروری ہے اور کون کون چیز اس کے ذات کے لیے محال ہے یعنی اس کے تقدس کی وجہ سے ان کا ظہور اس کی ذات سے نہیں ہوسکتا۔

حکیم صاحب کیا ایسی تفسیریں بھی آپ کے روبرو نہیں ہیں جنھیں دیکھ کر آپ خدا پر عیب نہ لگائیں اور اپنے متبعین کو سمجھائیں۔ الغرض قرآن مجید کی آیت اور اس کی تفسیریں جماعت مرزائیہ کو جاہل بتا رہی ہیں اور کہہ رہی ہیں کہ یہ لوگ اللہ کی عظمت و شان سے محض ناواقف ہیں اس پر سخت عیب لگانا چاہتے ہیں۔

۳...... وَيَسْتَعْجِلُوْنَكَ بِالْعَذَابِ وَلَنْ يُّخْلِفَ اللّٰهُ وَعْدَهٗ . (سورۂ حج ۴۷)

اے پیغمبر یہ لوگ عذاب کی جلدی کر رہے ہیں اور خدا اپنے وعدے کے خلاف ہرگز نہ کرے گا یعنی اللہ تعالیٰ نے کافروں سے عذاب کا وعدہ کیا ہے وہ وعدہ ضرور پورا ہوگا اس کے خلاف ہرگز نہیں ہوسکتا۔ مگر اس کے لیے دن مقرر ہے۔

یہ آیت اس امر میں نص قطعی ہے کہ خدا تعالیٰ کی وعید میں بھی خلاف نہیں ہو

سکتا بلکہ وعید کے بیان میں لفظ لن سے نفی کی گئی جس سے نہایت تاکید سمجھی جاتی ہے یعنی جس کے لیے اللہ تعالیٰ کوئی وعید کرے اس کے خلاف ہرگز نہیں ہوسکتا اس وعید کا پورا ہونا ضروری ہے۔ یہ تاکید اس غرض سے معلوم ہوتی ہے کہ اہل عرب کا یہ مقولہ مشہور ہے **خلف الوعد کذب و خلف الوعید کرم** یعنی وعدہ کے خلاف کرنا جھوٹ میں داخل ہے اور وعید کے خلاف کرنا بخشش ہے۔ اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اگر وعید کے خلاف کرے تو کوئی عیب نہیں ہے بلکہ خوبی ہے اللہ تعالیٰ نے عرب کے اس خیال کی وجہ سے بتاکید فرمایا کہ اللہ کے وعید میں بھی خلف نہیں ہوسکتا اور اس کی وجہ ظاہر ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ کے وعدہ اور وعید میں خلاف کا احتمال ہو تو قرآن پاک کے تمام وعدے اور وعیدیں بیکار ہو جائیں اور قابل اطمینان نہ رہیں اسی واسطے اس کا ارشاد ہے **مَا يُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَيَّ** (ق-۲۹) میری بات بدلا نہیں کرتی۔ اس میں تمام باتیں آ گئیں۔ اور ہر قسم کے وعدے اور وعیدیں اس میں داخل ہیں۔

یہاں حیرت یہ ہے کہ احمد بیگ کی لڑکی سے نکاح کے بارے میں اور اس کے داماد کے مرنے کے لیے مرزا قادیانی نے پختہ وعدہ خداوندی بیان کر کے یہ کہا ہے کہ **لَاتَبْدِيْلَ لِكَلِمَاتِ اللّٰهِ** یعنی خدا کی باتیں بدل نہیں سکتیں۔ مگر جب موقع اور ضرورت اس کے خلاف کہنے کی ہوئی تو **يَمْحُو اللّٰهُ مَا يَشَآءُ وَيُثْبِتُ** پیش ہو رہا ہے۔ یہ قرآن دانی ہے اور یہ دعویٰ حقانیت ہے۔

۴...... **فَلَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ مُخْلِفَ وَعْدِهٖ رُسُلَهٗ.** (ابراہیم-۴۷)

اے مخاطب تو ایسا خیال ہرگز نہ کر کہ اللہ اپنے رسولوں سے وعدہ خلافی کرے گا یعنی ایسا ہرگز نہیں ہوسکتا۔

آیت کا مضمون نہایت قابل لحاظ ہے یہ ارشاد ہوا کہ اے بندے تو ایسا خیال بھی ہرگز نہ کرنا کہ اللہ اپنے رسولوں سے وعدہ خلافی کرتا ہے۔ پہلی آیتوں میں یہ بیان ہوا تھا کہ اللہ تعالیٰ کسی وقت اور کسی سے وعدہ خلافی نہیں کرتا۔ مگر یہاں نہایت ہی تاکید سے اس کی نفی کی گئی ہے اور کہا گیا کہ یہاں خلاف وعدگی کا خیال بھی دل میں نہ لانا اور اس خیال لانے کو تاکید سے منع کیا گیا اب اس تاکید کو ناظرین ملاحظہ کریں۔ کہیے جناب حکیم صاحب یہ آیات قرآنیہ ہیں یا نہیں اگر ہیں تو ایسے نصوص صریحہ قطعیہ ہوتے ہوئے

"يُصِيبُكُمْ بَعْضُ الَّذِىْ يَعِدُكُمْ" سے کوئی ذی علم حالت ہوش و حواس میں یہ ثابت کر سکتا ہے کہ خدا تعالیٰ وعدے کے خلاف کرتا ہے۔ کیا اس آیت کے معنے ایسے ہو سکتے ہیں جو ان نصوص قطعیہ کے مخالف ہوں؟ ذرا اوپر سے پوری آیت پڑھ کر غور کیجئے اور دیکھئے کہ یہ کس کا مقولہ ہے اور کس کے مقابلہ میں کہا گیا ہے اور کس لیے کہا ہے ان امور میں غور کرنے کے بعد کوئی ذی علم اس آیت کے مطلب کو مذکورہ آیتوں کے خلاف نہیں سمجھ سکتا ہم نے حاشیہ میں اس کے معنے مختصراً بیان کر دیئے ہیں۔ آپ کا علم اور قرآن دانی کیا ہوگئی اہل علم کی آنکھوں پر کیسے پردے پڑ گئے اس وقت چار ہی آیتوں پر کفایت کی جاتی ہے اگر جماعت مرزائیہ اسے کافی نہ سمجھے گی تو ان شاء اللہ اور بہت سی آیتیں اس مدعا کے ثبوت میں پیش کی جائیں گی۔ یہ بھی فرمایئے کہ ان نصوص قطعیہ سے ثابت ہوا یا نہیں کہ خدا تعالیٰ کا یہ وعدہ مرزا قادیانی سے ہرگز نہ تھا کہ محمدی بیگم سے تیرا نکاح ہوگا اور اللہ تعالیٰ اسے لوٹا کر مرزا قادیانی کے پاس لائے گا اور اس کا خاوند مرزا قادیانی کے روبرو مرے گا اگر یہ دونوں وعدے ہوتے تو بموجب ان نصوص کے ان وعدوں کا ظہور ضرور ہوتا۔ زمین و آسمان ٹل جاتے مگر محمدی مرزا قادیانی کے نکاح میں ضرور آتی اور اس کا میاں ضرور مرتا۔ اور اس کے مرنے کے لیے جو مجیب نے شرط بیان کی ہے اس کی غلطی اسی عبارت سے ظاہر ہو جاتی ہے جس عبارت سے شرط بیان کی گئی ہے بشرطیکہ حواس درست کر کے اس عبارت کو دیکھا جائے اور اس کے بعد الہام کے عربی الفاظ جو نقل کئے ہیں ان پر نظر کی جائے۔ اس قدر تحریر بدر کے جواب کے لیے کافی تھی۔ یہ وہ تحریر ہے جس سے مرزا قادیانی کے ثبوت و رسالت کا بھی پورا فیصلہ ہو جاتا ہے مگر کچھ عقل و انصاف چاہیے۔ بھائیو! ذرا انصاف کرو۔ یہ تو آپ مان چکے ہیں کہ مرزا قادیانی کے قول کے بموجب جو وعدہ الٰہی ہوا تھا وہ پورا نہیں ہوا۔ اور میں نے ابھی نص قطعی پیش کیا کہ خدا تعالیٰ اپنے رسولوں سے وعدہ خلافی نہیں کرتا اس کا قطعی نتیجہ یہ ہے کہ مرزا قادیانی خدا کے رسول نہ تھے۔ انہیں نصوص سے اس کا بھی قطعی فیصلہ ہو جاتا ہے کہ حضرت یونسؑ سے ان کی قوم کے ہلاک کرنے کا وعدہ ہرگز نہیں ہوا ورنہ ان نصوص قطعیہ کے بموجب اس وعدے کا پورا ہونا ضرور تھا۔ حکیم نور الدین قادیانی یا کوئی دوسرا ذی علم ان نصوص صریحہ کے مقابل کوئی نص صریح یا حدیث صحیح دکھا سکتا ہے جس میں اس کی تصریح ہو کہ حضرت یونسؑ سے ان کی قوم کے ہلاک

کرنے کا وعدہ خدا تعالیٰ نے کیا تھا؟ میں نہایت پختہ طور سے کہتا ہوں کہ ہرگز نہیں دکھا سکتا۔ حضرت یونسؑ کے قصہ کا اس قدر غل ہے کہ خدا کی پناہ مگر افسوس ہے کہ اصل بات کی تحقیق کوئی نہیں کرتا۔ اور مرزا قادیانی کی ناواقفی پر مطلع نہیں ہوتا۔ کاتب مضمون دکھائے کہ جس طرح محمدی کے نکاح کا وعدہ نہایت صراحت اور پختگی سے کیا گیا اسی طرح حضرت یونسؑ کی قوم سے ان کی ہلاکت کا وعدہ کس وقت کیا گیا؟ جس کے خلاف آپ بیان کر رہے ہیں حضرت یونسؑ کی پیشینگوئی کا غل مچا رکھا ہے مگر کوئی نہیں دیکھتا کہ حضرت یونسؑ نے کیا پیشین[1] گوئی کی تھی آیا یہ کہا تھا کہ خدا کہتا ہے کہ یہ قوم ہلاک کی جائے گی یا صرف اس قدر کہا تھا کہ عذاب آئے گا۔ اس وقت اس کی تفصیل کا موقع نہیں ہے مگر اس قدر کہتا ہوں کہ یہ پیشین گوئی حضرت یونسؑ نے کسی وقت نہیں کی کہ خدا تعالیٰ کہتا ہے کہ یہ قوم ہلاک ہوگی مرزا قادیانی تو تشریف لے گئے اب ان کے خلیفہ اور متبعین ہیں وہ کسی آیت سے یا حدیث سے ثابت کریں کہ حضرت یونسؑ نے اپنی قوم کی ہلاکت کی پیشین گوئی کی تھی مگر ہرگز نہیں ثابت کر سکتے البتہ عذاب آنے کی الہامی پیش گوئی بعض ضعیف روایتوں سے ثابت ہوتی ہے وہ پوری ہوئی یعنی عذاب آیا۔ اب ایمان لانے کی وجہ سے اُس کا ٹل جانا وعدہ الٰہی کے مخالف نہیں ہے کیونکہ وعدہ الٰہی اگر تھا تو عذاب آنے کا تھا وہ وعدہ پورا ہوا اس قوم کے ہلاک کرنے کا وعدہ نہیں تھا۔ اس کے ٹل جانے سے کوئی وعید نہیں ٹل گئی۔ پھر منکوحہ آسمانی اور اس کے شوہر کی نسبت پیشین گوئی کو حضرت یونسؑ کی پیشین گوئی کے مثل کہنا اور اس کے جواب میں پیش کرنا کیسی سخت جہالت ہے۔ منکوحہ آسمانی کے نکاح میں آنے کا وعدہ تو ایسا یقینی اور تاکیدی برسوں ہوتا رہا ہے جس کی

---

[1] یعنی یہ کہا تھا کہ اگر ایمان نہ لاؤ گے تو عذاب الٰہی آئے گا یا یہ کہا تھا کہ تم تباہ ہو جاؤ گے اور یہ کہنا دو صورت سے ہوسکتا ہے ایک یہ کہ عادت اللہ پر قیاس کر کے کہا یعنی ہمیشہ ہوتا چلا آیا ہے کہ جس قوم نے نبی کا کہنا نہیں مانا اور ایمان نہیں لائے اس پر عذاب آیا اسی پر قیاس کر کے حضرت یونسؑ نے کہا ہو یا یہ کہ بذریعہ وحی کے آپ کو معلوم ہوا اس کی تحقیق میں طول ہے مگر یہ امر یقینی ہے کہ حضرت یونسؑ نے وحی کے ذریعہ سے یہ نہیں کہا کہ یہ قوم عذاب سے ہلاک ہوگی جس طرح مرزا قادیانی نے کہا تھا کہ احمد بیگ کا داماد ڈھائی برس کے اندر مر جائے گا۔

انتہا نہیں ہے۔ اسی طرح اس کے شوہر سلطان محمد کے مرنے کا وعدہ مرزا قادیانی نے بیان کیا ہے اور خدا کا سچا وعدہ بتایا ہے اور اس کے پورے ہونے پر قسم کھائی ہے حضرت یونسؑ کی قوم کے ہلاکت کا وعدہ ایک مرتبہ بھی نہیں ہوا۔ پھر حضرت یونسؑ کے قصہ کو مثال میں کیوں پیش کیا جاتا ہے۔ مرزا قادیانی کی پیشین گوئی کو اس سے کیا مناسبت ہے خلیفہ صاحب کیا ایسی موٹی بات پر بھی آپ کی نظر نہیں ہے۔ اب تو جماعت مرزائیہ کی آنکھوں میں سرسوں پھول جائے گی اور اگر عقل ہے تو جان لے گی کہ مرزا قادیانی کی عظیم الشان عمارت کیسی بے بنیاد تھی اب مدرس صاحب فرمائیں کہ اس پیشین گوئی سے سارے اعتراضات کیونکر رفع ہو جاتے ہیں اس کے رفع ہونے کی صورت بیان کیجئے اور چاہیے تو یہ کہ مرزا قادیانی ہی کے کلام سے کوئی جواب نکالے یا قرآن مجید سے مگر ہم اس کی بھی قید نہیں لگاتے یہ کہتے ہیں کہ جواب دیجئے یا اقرار کیجئے کہ حضرت یونسؑ کے قصے کو جواب میں پیش کرنا ہماری غلطی ہے۔

الحاصل جب آیات قرآنی سے اور مرزا قادیانی کی غلط بیانی سے ان کا کذب ثابت ہو گیا تو اب زیادہ بیان کرنے کی ضرورت نہیں ہے مگر جماعت مرزائیہ کی خیر خواہی چاہتی ہے کہ کچھ اور بھی ان کی غلط فہمیاں ظاہر کی جائیں جس سے متنبہ ہوں اور کسی پہلو سے حق بات ان کے ذہن نشیں ہو۔

فیصلہ آسمانی کے دوسرے حصہ میں مرزا قادیانی کا عظیم الشان نشان نقل کر کے ص ۹ میں یہ بیان کیا ہے کہ پیشین گوئی کرنا یعنی آئندہ کی خبر دینا اس بات کی دلیل نہیں ہوسکتی کہ پیشین گوئی کرنے والا نبی اور رسول یا کوئی خدا کا برگزیدہ ہے بلکہ پیش خبریاں بہت قسم کے لوگ کرتے ہیں مثلاً رمال' نجومی' اہل فراست وغیرہ اس سے کیا ان کی بزرگی ثابت ہو جاتی ہے؟ ہرگز نہیں۔ اب چند پیشین گوئیوں کو اپنی صداقت کا عظیم الشان نشان بتانا محض دھوکا ہے کسی برگزیدہ یا کسی رسول نے پیشینگوئیوں کو اپنی صداقت کا معیار نہیں بتایا۔ اس لیے معلوم ہوا کہ مرزا قادیانی نے جو اپنی صداقت کا معیار بیان کیا ہے وہی غلط ہے اگر کسی کی دو ہزار پیشینگوئیاں صحیح ثابت ہو جائیں اور کوئی پیشین گوئی اس کی غلط نہ نکلے تو بھی اس کا برگزیدہ ذرا ہونا ثابت نہیں ہوسکتا چہ جائیکہ اسے رسول مان لیا جائے اس کے بعد یہ ثابت کیا ہے کہ جن پیشنگوئیوں کو مرزا قادیانی نے اپنی صداقت کا معیار بتایا تھا

اور جنھیں اپنی سچائی کا نہایت ہی عظیم الشان نشان ٹھہرایا تھا وہ غلط ثابت ہوئیں یعنی وہ پیشین گوئیاں صحیح نہیں ہوئیں ان پیشین گوئیوں میں نہایت زوردار پیشین گوئی محمدی کے شوہر احمد بیگ کے داماد کے مرنے کی ہے۔ اس کے لیے دو مرتبہ پیشین گوئی کی گئی پہلے مرتبہ کہا گیا کہ اس لڑکی کا شوہر ڈھائی سال تک فوت ہو جائے گا مگر اس مدت میں وہ فوت نہیں ہوا۔ پھر یہ کہا گیا کہ اسے مہلت دی گئی مگر میرے سامنے اس کا مرنا ضرور ہے اگر میرے سامنے نہ مرے اور میں مرجاؤں تو میں جھوٹا ہوں۔ اس دوسری پیشین گوئی کو حصہ ۲ فیصلہ آسمانی میں نقل کیا ہے اور نہایت زور سے ثابت کیا ہے کہ مرزا قادیانی اپنے متعدد اقراروں سے کاذب ثابت ہوتے ہیں۔ اس کا جواب اخبار بدر کے پرچہ مذکور میں اسمٰعیل مرزائی نے دینا چاہا ہے اور اپنی قوت علمیہ کے بموجب اس پیشین گوئی کی سچائی ثابت کرنے کی کوشش کی ہے مگر انھیں پہلے یہ ضرور تھا کہ اس تمہید کا جواب دیتے اور یہ ثابت کرتے کہ پیشین گوئی کا سچا ہونا مدعی کے صداقت اور برگزیدہ خدا ہونے کی دلیل ہے جب اسی کو ثابت نہیں کیا تو یہ دکھانا کہ مرزا قادیانی کی یہ پیشینگوئی سچی ہوئی محض بیکار ہے۔ اب یہ عظیم الشان فروگذاشت بیان کرنے کے بعد یہ دکھایا جاتا ہے کہ جس مدعاء میں مجیب نے خامہ فرسائی کی تھی اس میں بھی وہ کامیاب نہ ہوئے اور جس پیشین گوئی کی صداقت ثابت کرنا چاہتے تھے اس کی صداقت ثابت نہ کر سکے وائے برنا کامئی ایشاں۔ اب مجیب صاحب کے جواب پر نظر کی جائے۔ فرماتے ہیں کہ احمد بیگ کے داماد کی بابت پیشین گوئی پر جو اعتراض کیا گیا ہے اس کا جواب تو وہیں[1] دوسرے صفحہ میں ایسا صاف موجود ہے جسے سن کر ہمارے مخالفوں کو شرمندہ ہونا چاہیے اور وہ جواب یہ ہے مرزا قادیانی انجام آتھم ص ۳۲ کے حاشیہ میں فرماتے ہیں۔ فیصلہ تو آسان ہے احمد بیگ کے داماد سلطان محمد کو کہو کہ تکذیب کا اشتہار دے پھر اس کے بعد جو میعاد خدائے تعالیٰ مقرر کرے اگر اس سے اس کی موت تجاوز کرے تو میں جھوٹا ہوں۔ اس کے بعد لکھتے ہیں اور ضرور

---

[1] فیصلہ آسمانی میں اس فیصلہ کے متعلق انجام آتھم سے چار قول مرزا قادیانی کے نقل کیے ہیں اگر مجیب صاحب چاروں کو بغور ملاحظہ کر لیتے تو یہ جواب شاید نہ دیتے مگر مجیب نے تو ۳۱، ۳۲ کو بھی غور سے ملاحظہ نہیں کیا۔ غالباً فیصلہ آسمانی دیکھ کر ان کے قلب میں زلزلہ پڑ گیا حواس درست نہیں رہے اور جواب دینے کا حکم ہوا اس لیے بغیر سمجھے بوجھے کچھ لکھ دیا۔

ہے کہ یہ وعید کی موت اس سے تھمی رہے جب تک کہ وہ گھڑی آ جائے کہ اس کو بے باک کر دے سو اگر جلدی کرتا ہے تو اٹھو اور اس کو[1] بے باک اور مکذب بناؤ۔ اور اس سے اشتہار دلاؤ اور خدا کی قدرت کا تماشہ دیکھو۔ یہ جواب جناب خلیفۃ المسیح کے ایماء سے لکھا گیا ضرور ہے کہ ان کی نظر سے گذرا ہوگا۔ اب وہ ملاحظہ کریں کہ یہ جواب کیسا ہے اس سے خود ان کو شرمندہ ہونا چاہیے یا ان کے مخالفین کو۔ اب طالبین حق پوری توجہ سے ملاحظہ کریں۔ مدرس صاحب کا یہ جواب کئی وجہ سے غلط ہے مجیب نے نہ اس عبارت میں غور کیا جس میں اشتہار کی شرط ہے نہ صفحہ ۳۱ کی عبارت کا مطلب سمجھا نہ عبارت منقولہ کے بعد نظر کی کہ مرزا قادیانی کیا کہہ رہے ہیں۔ اگر مجیب فہم و تامل سے کام لیتا تو ہرگز نہ کہتا کہ صفحہ ۳۲ کا مضمون صفحہ ۳۱ کے مضمون کے لیے شرط ہے اب غلطی کے وجوہ ملاحظہ کیے جائیں۔

<u>پہلی وجہ</u> اس پر خوب غور کیا جائے کہ اصل پیشین گوئی اس مقام پر منکوحہ آسمانی کے نکاح میں آنے کی ہے کیونکہ بار[2] بار مرزا قادیانی نے کہا ہے کہ وہ میرے نکاح میں آئیں گی خواہ کنواری ہونے کی حالت میں یا بیاہی جانے کے بعد۔

(اشتہار ۱۰ جولائی مجموعہ اشتہارات ج ۱ ص ۱۵۸ وغیرہ ملاحظہ کیا جائے)

پیام نکاح کے وقت یہ کہا گیا تھا کہ اگر دوسری سے بیاہی جائے گی۔ تو ڈھائی برس کے اندر وہ مر جائے گا۔ غرضیکہ وہ لڑکی بیوہ ہوگی اور بیوہ ہونے کے بعد میرے نکاح میں آئے گی اس کے بعد وہ لڑکی دوسرے سے بیاہی گئی مگر اس کا شوہر اس میعاد میں نہ مرا اور پیشین گوئی غلط ہوئی۔ اس پر بہت کچھ شور و غل رہا۔ پھر دوسری پیشین گوئی مرزا قادیانی نے کی اور یہ کہا کہ اسے مہلت دی گئی ہے مگر میرے سامنے اس کا مرنا تقدیر مبرم ہے وہ ضرور مرے گا۔ اس کے مرنے کے متعلق الہامات اور پیشین گوئیاں دو طور

---

[1] اس کے بے باک اور کذب آنے کا ثبوت تو مرزا قادیانی نے ضمیمہ انجام آتھم ص ۶۰ خزائن ج ۱۱ ص ۶۰ پر "کَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا وَکَانُوْا بِهَا یَسْتَهْزِءُ وْنَ" ملاحظہ کر لیا جائے۔ اس لیے وہ گھڑی تو آ گئی جس میں وہ بے باک ہوگیا باقی رہا اشتہار دلوانا یا دینا نہ کوئی شرعی بات ہے نہ عذاب آنے کے لیے یہ شرط عقلاً و نقلاً ثابت ہو سکتی ہے اس لیے وہ شرط پائی گئی اور پیشینگوئی کا ظہور نہیں ہوا۔

[2] فیصلہ آسمانی کے پہلے حصہ میں اس کی تفصیل معہ حوالوں کے مذکور ہے۔

سے ہوتی رہی ہیں۔ ایک تو خاص اسی کے نام سے اس کی موت کی نسبت بار بار کہا گیا ہے جس کا ذکر فیصلہ آسمانی کے ص ۱۱۔۱۲ میں کیا گیا ہے۔ دوسرے منکوحہ آسمانی یعنی اس کے بیوی کی نسبت بار بار نہایت تاکید سے الہامات ہوئے ہیں کہ **یَرُدُّھَا اِلَیْکَ فَلاَ تَکُوْنَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِیْنَ** یعنی وہ لڑکی لوٹ کر تیرے پاس آئے گی تو اس میں شک نہ کر۔ یہ الہامات بھی اس کے شوہر کے مرنے کی پیشینگوئیاں ہیں کیونکہ بغیر اس کے مرے تو وہ لڑکی مرزا قادیانی کے پاس نہیں آسکتی ان دونوں الہامات کے ملانے سے نہایت بدیہی نتیجہ یہ ہے کہ اصل مقصود اس لڑکی کا نکاح میں آنا ہے۔ اور چونکہ وہ موقوف ہے اس کے شوہر کے مرنے پر اس لئے یہ الہامات کہہ رہے ہیں کہ اس کا شوہر مرزا قادیانی کے سامنے مرے گا۔ اس میں کوئی شرط نہیں ہوسکتی یہ بڑی وجہ ہے جواب کے غلط ہونے کی نہایت بدیہی امر ہے کہ جب تاکیدی الہامات یہ بتا رہے ہیں کہ احمد بیگ کی لڑکی مرزا قادیانی کے نکاح میں آئے گی تو پھر اس کے شوہر کے مرنے میں ایسی شرط کیونکر ہوسکتی ہے جو مرزا قادیانی کے مرنے تک پوری نہ ہو۔

<u>دوسری وجہ</u> صفحہ ۳۱ خزائن ج ۱۱ص ۳۱ میں اُسی احمد بیگ کے داماد والی پیشین گوئی کی نسبت لکھتے ہیں کہ اگر میں جھوٹا ہوں تو یہ پیشین گوئی پوری نہ ہوگی اور میری موت آجائے گی۔" یہ جملہ کس صراحت کے ساتھ بآواز بلند پکار رہا ہے کہ احمد بیگ کے داماد کی موت مرزا قادیانی کی حیات میں ہونی چاہیے کیونکہ جس پیشینگوئی کے پورا نہ ہونے پر مرزا قادیانی اپنے آپ کو جھوٹا بتا رہے ہیں وہ یہی پیشینگوئی ہے یعنی احمد بیگ کے داماد کا مرزا قادیانی کے حیات میں مرنا۔ اس میں ایسی شرط کیونکر ہوسکتی ہے کہ مرزا قادیانی کے مرنے کے بعد تک بھی پوری نہ ہو۔

مولوی اسمٰعیل قادیانی کیا آپ نے اُردو کے اس جملہ پر بھی نظر نہیں کی اور اُس کے صریح مضمون کے خلاف ص۳۲ میں اس کے لیے ایسی شرط بتائی جس کا ظہور اُن کے

---

[1] انجام آتھم ص ۶۰، ۶۱ خزائن ج ۱۱ص ایضاً ملاحظہ کیا جائے ان صفحوں میں ایک جگہ یردھا الیك اور دو جگہ انار ادوھاالیك ہے جس سے نہایت تاکید ثابت ہوتی ہے یعنی وہ لڑکی ضرور تیرے پاس آئے گی۔

مرنے کے بعد تک نہ ہوا۔ غرضیکہ اسی طرح صفحہ مذکور کے مضمون میں پانچ جملے ہیں جن سے ظاہر ہے کہ اس پیشین گوئی کے لیے وہ شرط نہیں ہوسکتی جسے مولوی قادیانی شرط بتا رہے ہیں مگر سب کے بیان کرنے میں طوالت ہے اس لئے ایک ہی جملہ پر کفایت کرتا ہوں بعض حضرات سے یہ بھی سنا ہے کہ مرزا قادیانی کا یہ جملہ الہامی نہیں ہے بلکہ اجتہادی ہے یہاں اجتہاد میں غلطی ہوئی اور چونکہ یہ کوئی تاکیدی اور شرعی حکم نہ تھا اس لیے خدا کی طرف سے آگاہ نہیں کئے گئے۔ ایسی بات سن کر حیرت ہوتی ہے کہ اس جماعت میں کوئی سمجھدار نہیں ہے کہ ایسی لچر باتوں کو سمجھنے اور زبان پر لانے سے روکے۔ مجھے تو اس وقت اس سے بحث نہیں ہے کہ یہ جملہ الہامی ہے یا اجتہادی۔ میں تو یہ کہتا ہوں کہ ص ۳۲ کا مضمون ص ۳۱ کے مضمون کے لیے شرط نہیں ہوسکتا۔ البتہ اس قدر کہہ دینا ضرور سمجھتا ہوں کہ جنھیں آپ خاتم الانبیاء کہہ رہے ہیں اور کسی مرتبہ کا نبی انھیں مان رہے ہیں کیا وہ اپنے صدق و کذب کو بغیر الہام کے کسی بات پر منحصر کر سکتے ہیں اور بفرض محال اگر وہ کریں تو ایسا ہوسکتا ہے کہ وہ پورا نہ ہو اور خلق کے روبرو اپنے کلام سے وہ جھوٹے ٹھہریں یہ غیر ممکن ہے تمام شرعی احکام سے نبی کے سچائی کا ثابت کرنا زیادہ ضروری ہے مرزا قادیانی کے اس کلام کو ان کی رائے اور اجتہاد سمجھ کر اس کے غلط ہوجانے کی پرواہ نہ کرنا اور اجتہادی غلطی خیال کر لینا نہایت غلطی اور کم فہمی ہے اجتہادی غلطی اہل علم سے احکام میں ہوتی ہے اور یہ خبر ہے'' کوئی دیندار جس کو اللہ تعالیٰ سے کچھ بھی رابطہ ہے بغیر پختہ اطلاع خداوندی کے ایسی خبر نہیں دے سکتا۔ خصوصاً وہ جسے مامور من اللہ ہونے کا دعویٰ ہو جو یہ سمجھتا ہو کہ میں عام خلق کی ہدایت کے لیے آیا ہوں۔ نہایت ظاہر ہے کہ جس طرح وہ یہ خبر دے رہا ہے کہ میں مامور من اللہ ہوں۔ میں مسیح موعود ہوں۔ اسی طرح وہ اپنی صداقت کو اس پیشین گوئی کے سچا ہونے پر منحصر بتا رہا ہے۔ پھر کیا وجہ ہے کہ اس کے ایک دعویٰ کو سچا مان لیا جائے اور دوسرے کو اس کی اجتہادی غلطی سمجھ کر اس کی پروانہ کی جائے جس طرح کوئی صادق بغیر الہام الٰہی مامور من اللہ ہونے کا دعویٰ نہیں کرسکتا۔ اسی طرح کوئی فہمیدہ اور سچا اپنی صداقت کو کسی ایسی چیز پر منحصر نہیں کرسکتا جو اس کے اختیار سے باہر ہو۔ البتہ جھوٹے چالاک بے باک جنھیں بات بنانے میں خوب مشق ہو وہ دونوں قسم کے دعویٰ کرسکتے ہیں اور کئے ہیں۔ اس کے علاوہ اپنے سامنے اس کے موت کو تقدیر مبرم کہتے ہیں

یعنی اس کے ہونے میں کوئی شبہ نہیں ہے اور نہ اس کے وقوع کے لیے کوئی شرط ہے۔ یہ بات بھی بغیر اطلاع خداوندی معلوم نہیں ہوسکتی۔ آئندہ ایک قول مرزا قادیانی کا اسی انجام آتھم سے نقل کیا جائے گا اس میں صاف مصرح ہے کہ یہ خبر اطلاع خداوندی سے دی گئی ہے اس کے علاوہ یہ الہامات کہ احمد بیگ کی بیٹی ہر طرح مرزا قادیانی کے نکاح میں آئے گی۔ اس کو ثابت کر رہے ہیں کہ احمد بیگ کا داماد مرزا قادیانی کے سامنے مرے گا اس صورت میں بھی اس خبر کی بنیاد الہام پر ہوئی۔ الغرض مرزا قادیانی کے کلام سے بخوبی ثابت ہے کہ اس کلام کی بنیاد الہام پر ہے اس کے علاوہ یہ کلام ایسا ہے کہ کوئی مامور من اللہ بغیر الہام الٰہی کہہ نہیں سکتا۔ اس لئے جب ایسا کلام غلط ہوگیا تو مرزا قادیانی کے کاذب ہونے مین کوئی شبہ نہ رہا۔ اب اس کی وجہ یہ ہو کہ شیطانی الہامات کو دھوکے سے وہ رحمانی سمجھے یا اس خیال پر یہ بے باکانہ دعویٰ کر بیٹھے کہ اگر یہ بات پوری نہ ہوئی تو ہمارے بعد ہمارے ماننے والے اپنی بات کی پچ میں کوئی بات بنا ہی دیں گے چنانچہ اب اسی کا ظہور ہو رہا ہے۔ مگر بنائے نہیں بنتی۔

<u>تیسری وجہ</u> انجام آتھم ص۳۲ خزائن ج ۱۱ص ۳۲ کی عبارت جو نقل کی گئی ہے اس سے خود ظاہر ہے کہ اس کا مضمون ص ۳۱ کی پیشین گوئی کے لیے شرط نہیں ہے بلکہ مرزا قادیانی احمد بیگ کے داماد کے لیے ایک میعادی پیشین گوئی کا وعدہ کرتے ہیں اس شرط پر کہ وہ اشتہار دے۔ پھر اس کے بعد جو میعاد خدا تعالیٰ مقرر کرے اگر اس سے اس کی موت تجاوز کرے تو میں جھوٹا ہوں۔'' جس جملہ کو میں نے جلی قلم سے لکھا ہے اسے دیکھئے وہ صاف کہہ رہا ہے کہ اشتہار کے بعد خدا تعالیٰ اس کی موت کی میعاد مقرر کرے گا۔ اور میں ایک دوسری پیشین گوئی اس کی موت کے تعین وقت کے ساتھ مشتہر کروں گا جیسا کہ آپ کی عادت شریف ہے ص ۳۱ میں جو پیشین گوئی ہے اس میں وقت کی تعین نہیں ہے صرف اس قدر ہے کہ میرے روبرو مرے گا۔ معلوم ہوتا ہے کہ پہلے میعادی پیشین گوئی کے پورا نہ ہونے پر مخالفین نے بہت لے دے کی ہوگی اس پر مرزا قادیانی نے یہ کہا کہ اشتہار دلواؤ میں پھر میعادی پیشین گوئی کروں گا اگر اس مرتبہ میری پیشین گوئی پوری نہ ہو تو مجھے جھوٹا سمجھو۔

<u>چوتھی وجہ</u> جو عبارت ص ۳۲ کی مجیب نے نقل کی ہے اس کے بعد ہی مرزا قادیانی لکھتے

ہیں۔ اس پیشین گوئی میں عربی الہام کے الفاظ یہ ہیں:

كذبوا بايتنا و كانوا بها يستهزئون فسيكفيكهم الله و يردها اليک لا تبديل لكلمات الله ان ربک فعال لما يريد." (انجام آتھم ص۳۲ خزائن ج ۱۱ص ۳۲)

انہوں نے میرے نشانوں کی تکذیب کی اور ٹھٹھا کیا ان کے مقابل میں اللہ تجھے کفایت کرے گا اور اس عورت کو تیری طرف واپس لائے گا۔ خدا کی باتیں بدلا نہیں کرتیں۔

مجیب صاحب فرمائیں کہ اس پیشین گوئی کے اصل الفاظ یہاں کیوں نقل کئے گئے اس کے بعد یہ بتائیں کہ ان الفاظ سے احمد بیگ کے داماد کے نسبت کیا ثابت ہوتا ہے ہمارے نزدیک تو بجز اس کے اور کوئی وجہ نہیں ہوسکتی کہ ص ۳۱ میں جو دعویٰ انہوں نے کیا ہے کہ احمد بیگ کے داماد کا میرے سامنے مرنا ضرور ہے۔ اس کی تصدیق الہام سے کرنا منظور ہے یعنی یہ دکھانا چاہتے ہیں کہ الہام کے الفاظ سے ظاہر ہوتا ہے کہ احمد بیگ کا داماد میرے روبرو مرے گا الہام کے الفاظ سے کئی طریقوں پر استشہاد ہوسکتا ہے مگر سب سے زیادہ ظاہر دو جملے ہیں۔ (۱) ویردھا الیک (۲) "تبدیل لکلمات اللہ" یعنی اللہ تعالیٰ نے احمد بیگ کی لڑکی کو لوٹا کر تیرے پاس لائے گا۔ اس کی یہی صورت ہوسکتی ہے کہ اس کا شوہر مرے اس کے بعد وہ لڑکی مرزا قادیانی کے نکاح میں آئے الہام کے اس جملے نے پوری شہادت دے دی کہ مرزا قادیانی کے سامنے وہ ضرور مرے گا اس کے لیے کوئی شرط نہیں ہے۔ دوسرا جملہ تو قرآنی جملہ ہے۔ اس میں تو کسی طرح کا شک نہیں ہو سکتا اور اس جملہ نے پہلے جملہ کی نہایت تاکید کر دی کہ احمد بیگ کی لڑکی کا مرزا قادیانی کے نکاح میں آنا وعدۂ خداوندی اور اس کا ارشاد ہے اس کی باتیں بدلا نہیں کرتیں ایک مرتبہ جو کہہ دیا اس کا ہونا ضرور ہے۔ اس لئے اس لڑکی کا مرزا قادیانی کے پاس آنا ضرور ہے اور اس کا آنا اس پر موقوف ہے کہ احمد بیگ کا داماد پہلے مرے اس الہام سے ظاہر ہوا کہ احمد بیگ کا داماد مرزا قادیانی کے سامنے مرے گا۔ اس لئے مرزا قادیانی اس کے مرنے کو تقدیر مبرم کہتے ہیں۔ الغرض مرزا قادیانی کے اس الہام نے صاف طور سے ظاہر کر دیا کہ اشتہار دینے کی شرط ص ۳۱ کے پیشین گوئی سے تعلق نہیں رکھتی۔ مجیب صاحب کے فہم

پر افسوس ہے کہ اردو کی عبارت ہے مگر نہ نفس عبارت کو سمجھتے ہیں نہ اس کے ماقبل اور مابعد کو دیکھتے ہیں اور ایک بے تکی بات کہہ رہے ہیں اور جواب دینے کا شوق ہے۔ مگر ہمیں تو خلیفہ صاحب پر افسوس ہے کہ انہوں نے ایسا مہمل اور غلط جواب لکھوایا اور ان کے حکم سے لکھا گیا ہم تو انھیں کو جواب دہ سمجھتے ہیں۔

پانچویں وجہ اسی انجام آتھم کے ص ۲۱۱ سے عربی اور فارسی میں اسی قصہ کو بیان کیا ہے اور ص ۲۱۶ میں انہیں الہامی الفاظ کا اعادہ کیا ہے جو ابھی ص ۳۲ سے نقل کیے گئے اس کے بعد کچھ شرح کی ہے میں ان کی فارسی عبارت یہاں نقل کرتا ہوں۔

''آن زن را کہ زن احمد بیگ را دختر ست باز بسوئے تو واپس خواہم آورد یعنی چونکہ او از قبیلہ بباعث نکاح اجنبی بیروں شدہ باز بتقریب نکاح تو بسوئے قبیلہ رد کردہ خواہد شد در کلمات خدا و وعدہ ہائے او شور ہیچکس تبدیل شواند کرد و خدائے تو ہر چہ خواہد آں امر بہر حالت شدنیست ممکن نیست کہ در حالت التوا بماند''

''احمد بیگ کی لڑکی کو تیری طرف پھر لادے گا یعنی وہ لڑکی ایک اجنبی شخص کے نکاح میں آ جانے سے اپنے قبیلہ سے باہر ہو گئی ہے مگر تیرے نکاح کی وجہ سے پھر اپنے قبیلہ میں لوٹ کر آ جائے گی۔ خدا کی باتوں میں اور اس کے وعدوں میں ردوبدل نہیں ہو سکتا اور تیرا خدا جو چاہے اس کا ہر حال میں پورا ہونا ضرور ہے ممکن نہیں کہ اس میں رکاوٹ ہو''

''پس خدائے تعالیٰ بلفظ فَسَيَكْفِيكَهُمُ اللهُ سوئے ایں امر اشارہ کرد کہ او دختر احمد بیگ را بعد میرا نیدم مانعان بسوئے من واپس خواہد کرد۔ واصل مقصود میرا نیدن بود الخ''

(انجام آتھم ص ۲۱۶ خزائن ج ۱۱ ص ایضاً)

''اور فَسَيَكْفِيكَهُمُ اللهُ سے یہ اشارہ ہے کہ احمد بیگ کی لڑکی کے نکاح میں آنے سے جو روک رہے ہیں اللہ تعالیٰ انھیں مار کر اس لڑکی کو میرے پاس لائے گا۔ اور اصل مقصود ان کا مارنا ہی ہے۔''

حضرات ناظرین! اس عبارت کو غور سے ملاحظہ کریں اس عبارت سے دو باتیں اظہر من الشمس ہوتی ہیں ایک یہ کہ ص ۳۱ میں جو کچھ کہا ہے اس کی بناء الہام خداوندی ہے محض اجتہاد نہیں ہے۔ دوسرے یہ کہ مجیب کا یہ کہنا غلط ہے کہ ص ۳۲ میں جو شرط مرزا قادیانی نے بیان کی ہے وہ ص ۳۱ کے مضمون سے تعلق رکھتی ہے کیونکہ یہ عبارت کئی وجہ

سے ظاہر کر رہی ہے کہ احمد بیگ کے داماد کا مرزا قادیانی کے سامنے مرنا ضرور ہے۔
اوّل نہایت صفائی سے کہہ رہے ہیں کہ اصل مقصود خداوندی احمد بیگ کے داماد کا مارنا ہے۔ یوں تو ہر ایک انسان کا مرنا ایک نہ ایک دن ضرور ہے مگر یہاں مقصود یہ کہ مرزا قادیانی کی زندگی میں مرے تاکہ اس کی بیوی ان کے نکاح میں آئے جب مقصود خداوندی یہ ٹھہرا تو اس کی نسبت یہ کہنا کہ اس کے مرنے کے لیے ایک شرط تھی جو مرزا قادیانی کے مرنے کے بعد تک نہ پائی گئی۔ اس بات کا مان لینا ہے کہ مقصود خداوندی مرزا قادیانی کی شرط سے مفقود ہو گیا۔ مگر ابھی خود مرزا قادیانی کہہ چکے ہیں کہ خدا کی باتوں کو کوئی بدل نہیں سکتا اس سے ظاہر ہوا کہ مقصود خداوندی کسی شرط سے مفقود نہیں ہو سکتا الغرض جب مرزا قادیانی خود اس کا مرنا اصل مقصود بیان کرتے ہیں تو وہ ایسی شرط نہیں لگا سکتے جو اس مقصود کو فوت کر دے۔ اس سے ثابت ہوا کہ مجیب نے جو ص ۳۲ سے شرط نکالی ہے وہ ص ۳۱ کے مضمون کے لیے نہیں ہو سکتی۔
دوم مرزا قادیانی کہہ رہے ہیں کہ خدا تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ احمد بیگ کی لڑکی کو میرے نکاح میں لائے گا اور پھر یہ بھی کہتے ہیں کہ لَا تَبْدِیْلَ لِکَلِمَاتِ اللّٰہِ یعنی خدا کے وعدے بدل نہیں سکتے اس سے بخوبی ثابت ہو گیا کہ اس لڑکی کا مرزا قادیانی کے نکاح میں آنا ضرور ہے اور جب اس امر کا ہونا بالہام خداوندی ضرور ہوا تو مرزا قادیانی کے سامنے احمد بیگ کے داماد کا مرنا بھی ضرور ہوا اس لیے ص ۳۲ والی شرط کو صفحہ ۳۱ کے مضمون سے متعلق کرنا غلط ہے۔ یہ بھی یاد رکھنا چاہیے کہ جس طرح اس الہام میں احمد بیگ کی لڑکی کا مرزا قادیانی کے نکاح میں لانا وعدہ خداوندی بیان کیا گیا اسی طرح (ضمیمہ انجام آتھم ص ۵۴ خزائن ج ۱۱ ص ۳۳۸) میں اس کے شوہر کے مرنے کو خدا کا سچا وعدہ کہا ہے اور پھر یہ بھی لکھا ہے کہ وہی خدا جس کی باتیں نہیں ٹلتیں اور یہ بھی وہی کہتے ہیں کہ میرا کہا اگر پورا نہ ہو تو میں ہر بد سے بدتر ٹھہروں گا۔" بھائیو! ذرا تو آنکھیں کھولو جب مرزا قادیانی کے یہ اقوال ہیں تو کیسے ہو سکتا ہے کہ مرزا قادیانی نے اس کے شوہر کے مرنے کے لیے ایسی شرط لگائی کہ جس کا ظہور ان کے مرنے کے وقت تک نہ ہوا حضرات مرزائی یہ بھی سمجھ لیں کہ آپ نے جو اس وقت آیتیں پیش کی ہیں اس غرض سے کہ خدا کے سارے وعدے سچے نہیں ہوتے بعض سچے ہوتے ہیں۔ اس لیے خدائے کریم نے ہماری طرف سے مرزا

قادیانی سے پہلے ہی کہلا دیا تھا کہ احمد بیگ کے داماد کا مارنا خدا کے جھوٹے وعدوں میں نہیں ہے بلکہ سچے وعدوں میں ہے اس لیے ہمارے مقابلہ میں ان آیتوں کا پیش کرنا ہر طرح غلط ہے۔

الغرض مجیب صاحب کے ص ۳۲ والی شرط کا تو خاتمہ ہو لیا اس کا شرط کہنا تو محض غلط فہمی تھا اب ایک دوسری شرط ملاحظہ کیجئے جسے مجیب صاحب نے اس پیرا یہ سے بیان کیا ہے کہ ''یہی نہیں کہ اس نے شرط پوری نہیں کی بلکہ انجام یہ ہوا کہ وہ بزرگ خاندان جو بانی اس کام کے تھے سلسلہ بیعت میں داخل ہو گئے۔ جس نے شرط توبی تو بی پوری کر کے پیشین گوئی کی صداقت ثابت کر دی۔'' سبحان اللہ کیا صداقت ثابت کی ہے۔ اگر اسی طرح صداقت ثابت ہو سکے۔ تو دنیا میں کوئی جھوٹا مدعی کاذب نہیں ٹھہر سکتا۔ اس عبارت میں دو دعوے ہیں جن کا ثابت کرنا مجیب پر لازم ہے۔ (۱) احمد بیگ کے خاندان کا بڑا جو بانی فساد یعنی مرزا قادیانی کے نکاح میں حارج تھا مرزا قادیانی سے مرید ہو گیا۔ یہ دعویٰ خود مرزا قادیانی کے کلام کے خلاف ہے کیونکہ (انجام آتھم ص ۲۱۸ خزائن ایضاً) میں بانی فساد پانچ شخصوں کو لکھا ہے۔ احمد بیگ، اس کی دو بہنیں، اس کی ساس، اور یہ چاروں انتقال کر چکے۔ پانچواں شخص باقی ہے۔ جس کے ہلاکت کا حکم ہو چکا ہے۔ پانچویں کا نام نہیں لکھا ہے مگر تمام قرائن اور مرزا قادیانی کی تمام باتوں پر نظر کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ پانچواں شخص بھی احمد بیگ کا داماد ہے ان میں سے کوئی شخص مرزا قادیانی پر ایمان نہیں لایا۔ اس کے بعد بھی اگر مجیب کو دعویٰ ہے کہ کوئی بانی فساد ایمان لایا تھا تو اس کا نام ونشان بتائیں اور اس کا ایمان لانا ثابت کریں وہ واقف نہ ہوں تو خلیفہ قادیانی بتائیں اور حقیقۃ الوحی ص ۱۳۲ کا جو حوالہ دیا ہے اس میں یہ ذکر نہیں ہے البتہ (حقیقۃ الوحی ص ۱۸۷ خزائن ج ۲۲ ص ۱۹۵) میں ہے کہ احمد بیگ کے مرنے سے بڑا خوف اس کے اقارب پر غالب آ گیا یہاں تک کہ بعض نے ان میں سے میری طرف عجز و نیاز کے ساتھ خط بھی لکھے کہ دعا کرو، اس مضمون کو اگر صحیح مان لیا جائے۔ تو اس سے یہ ثابت نہیں ہو سکتا کہ وہ سلسلہ بیعت میں داخل ہو گئے اور مرزا قادیانی کے دعویٰ کو بالکل مان لیا بہت مسلمان کہلا

کر جوگیوں پنڈتوں کے پاس جا کر عجز و نیاز کرتے ہیں اور ایسی ہی حالت بعض ہنود کی ہے۔ پھر کیا یہ لوگ داخل سلسلہ ہو کر پورے مرید ہو جاتے ہیں۔ ہرگز نہیں۔ اس کے علاوہ مجیب نے جو حقیقۃ الوحی سے نقل کیا ہے وہ تو خود مرزا قادیانی کے منقولہ قول سے غلط ہو گیا یعنی بانی فساد میں سے کوئی داخل سلسلہ نہیں ہوا اور اگر پانچواں شخص احمد بیگ کے داماد کے سوا کوئی اور شخص تھا اور اس کا سلسلہ بیعت میں آنا مان لیا جائے تو اس کے توبہ کرنے سے سلطان محمد کی وعید کیوں ٹل جائے گی کیا مرزا قادیانی کا یہ اجتہاد یا الہام ہے کہ خاندان میں ایک شخص کا ایمان لانا تمام خاندان کے لیے کافی ہے۔ خلیفہ صاحب اس کو بیان فرمائیں تو کچھ کہا جائے۔ الغرض پہلے اس کام کے بانی کا نام و نشان بتا کر اس کا ایمان لانا ثابت کرنا چاہیے۔ پھر اس سوال کا جواب دینا چاہیے۔

(۲) دعویٰ یہ ہے کہ اس بزرگ کے مرید ہو جانے سے شرط توبی توبی کی پوری ہو گئی۔ اس دعویٰ کے ثابت کرنے کے لیے ضرور ہے کہ پہلے توبی توبی کی شرط کی تشریح کریں۔ پھر یہ بتائیں کہ خاندان کے کسی بڑے کے مرید ہو جانے سے یہ شرط کس طرح پوری ہو گئی اور پیشین گوئی کی صداقت کس طرح ثابت ہوئی یہ تو معلوم ہے کہ پہلے مرزا قادیانی نے سلطان محمد کے مرنے اور اس کی بیوی سے نکاح ہونے کا اشتہار دیا تھا اس میں کوئی شرط نہ تھی پھر مرزا کو شرط بڑھانے کا خیال ہوا تا کہ کسی وقت کام آئے۔ اس لیے دوسرے اشتہار میں عربی کا یہ جملہ شائع کیا۔ **ایتھا المراۃ توبی توبی فان البلاء علی عقبک ای بنتک و بنت بنتک** (انجام آتھم ص ۲۱۴ خزائن ایضاً) عربی کے الفاظ اور ترکیب کے لحاظ سے تو اس جملہ کو شرط نہیں کہہ سکتے۔ ایک عورت کی ہدایت کے لیے ایک جملہ ہے مگر مرزا قادیانی مضمون سابق کے لیے شرط کہتے ہیں۔ یعنی پہلے اشتہار میں سلطان محمد کے مرنے کی وعید خداوندی اور اس کی بیوی کا مرزا قادیانی کے نکاح میں آنے کا وعدہ تھا غرضیکہ ایک وعید تھی اور دوسرا وعدہ تھا ان دونوں کے لیے یہ جملہ شرط ہے۔ اب اہل علم کے نزدیک تو اس جملہ کے شرط کہنے کا یہی مطلب ہو سکتا ہے کہ اس جملہ میں جس عورت

کی طرف خطاب ہے اگر وہ توبہ کرے اور ایمان لائے تو سلطان محمد نہ مرے گا اور محمدی کا نکاح مرزا قادیانی سے ہوگا۔ کیونکہ ایک کے ہونے اور دوسرے کے نہ ہونے کے لیے یہ شرط ہے۔ اس لئے شرط پائے جانے کے بعد پیشین گوئی کے دونوں جز کا پایا جانا ضرور ہے مگر مرزا قادیانی کے بیان سے یہ مطلب غلط معلوم ہوتا ہے کیونکہ (انجام آتھم ص ۲۱۳ و ۲۱۴ خزائن ایضاً) میں اس جملہ شرطیہ کی شرح یہ کرتے ہیں کہ اس جملہ کی مخاطب احمد بیگ کی خوشدامن ہے جملہ کے الفاظ کے لحاظ سے یہ کہنا بہت صحیح ہے کیونکہ خطاب میں وہی لفظ لایا گیا ہے جو عورت کے لیے خاص ہے اور اس کے بعد جو لفظ عقبک آیا ہے اس کے معنی مرزا قادیانی بیٹی اور نواسی کے لیتے ہیں اور اس سے مراد احمد بیگ کی بیوی اور بیٹی بتاتے ہیں۔ الہام کے الفاظ اور مرزا قادیانی کے اس بیان سے ثابت ہوا کہ جملہ شرطیہ کی مخاطبہ احمد بیگ کی خوشدامن ہے۔ مگر بعد کے الفاظ سے یہ بھی معلوم ہوا کہ اس کی بیٹی اور نواسی پر بلا ہے اس لیے اس پر بھی تبعاً توبہ کا حکم ہے مگر ان تینوں میں کسی نے توبہ نہیں کی اب جو اس شرط کی اصل مخاطب تھی اس نے تو شرط پوری نہیں کی اور نہ انہوں نے جو تبعاً مخاطب ہوئی تھی۔ پھر ایک اجنبی شخص جو اس شرط کا مخاطب نہیں ہے اس کے ایمان لانے سے وعید کیوں ٹل گئی اور شرط کیسے پوری ہوگئی ذرا ملاحظہ کیا جائے کہ شرط کی مخاطب تو احمد بیگ کی خوشدامن ہے۔ پھر اگر کوئی شخص ان کا غیر بالفرض ان سے کوئی واسطہ بھی رکھتا ہو اس کے ایمان لانے سے یہ شرط کس طرح پوری ہوسکتی ہے جیسا کہ مجیب قادیانی دعویٰ کر رہے ہیں اور اس پر لطف یہ ہے کہ پیشین گوئی کی صداقت کا بھی دعویٰ ہو رہا ہے۔ بھلا یہ تو فرمائیے کہ اگر بقول آپ کے یہ ایک پیشین گوئی ہے جس میں ایک وعدہ خداوندی اور ایک وعید ہے تو اگر شرط کا پورا ہونا تسلیم کرلیا جائے۔ تو بھی پیشین گوئی کے پورا ہونے کے لیے ضرور تھا کہ محمدی مرزا قادیانی کے نکاح میں آتی جب اس کا ظہور نہ ہوا تو معلوم ہوا کہ پیشین گوئی خدا کی طرف سے نہ تھی ورنہ اس کے دونوں جز پورے ہوتے اور مرزا قادیانی اس قدر رسوا نہ ہوتے ایک جز کے پورا نہ ہونے سے ثابت ہوگیا کہ دوسرا جز جو

پورا ہو گیا وہ اتفاقیہ ہوا الہام خداوندی نہ تھا کیونکہ یہ دونوں جز ایک ہی الہام کی شاخ ہیں اگر وہ الہام سچا تھا تو اس کی دونوں خبریں سچی ہوتیں۔ الحاصل الہام کے جھوٹے ہونے کے لیے اس کے ایک جز کا غلط ہو جانا کافی ہے اور اس کے سچے ہونے کے لیے دونوں جز کا سچا ہونا ضرور ہے مگر یہ نہیں ہوا۔ اب اس پیشین گوئی کی صداقت ثابت نہیں ہوتی۔ مرزا قادیانی (انجام آتھم ص ۲۱۸ خزائن ج ۱۱ ص ۲۱۸) میں لکھتے ہیں کہ خدا اپنے قول کو باطل نہیں کرتا اور اپنے ملہموں کو رسوا نہیں کرتا ہے اور یہاں تو مرزا قادیانی کے الہام کے مطابق خدا کے بہت قول باطل ہو گئے اور محمدی کے نکاح میں نہ آنے سے مرزا قادیانی بہت کچھ رسوا ہوئے۔ اب چند مریدوں کا نہ ماننا اور آفتاب روشن کی چمک سے انکار کرنا اہل دانش کے نزدیک لائق توجہ نہیں ہو سکتا بلکہ مرزا قادیانی کے قول سے ثابت ہو گیا کہ اس پیشین گوئی کو جو عرصہ دراز تک الہام خداوندی کہا گیا یہ غلط تھا اور مرزا قادیانی ملہم نہ تھے۔ الحاصل توبی توبی کو جو پیشین گوئی کے لیے شرط کہا تھا اوّل تو وہ شرط نہیں پائی گئی کیونکہ جسے توبہ کا حکم ہوا تھا اس نے توبہ نہیں کی اور اگر مرزا قادیانی اور ان کے مریدین کی زبردستی سے قطع نظر کر لی جائے اور مان لیا جائے کہ شرط پوری ہو گئی تو بھی پیشین گوئی کی صداقت ثابت نہیں ہوئی۔

میں نے اس زبردستی میں مرزا قادیانی کو بھی شریک کیا ہے کیونکہ وہ بھی (تتمہ حقیقۃ الوحی ص ۱۳۲ خزائن ج ۲۲ ص ۵۷۰) میں لکھتے ہیں کہ ظہور نکاح کے لیے یہ شرط تھی جس کا ذکر ابھی کیا گیا اور جب وہ شرط پوری کر دی گئی تو نکاح فسخ ہو گیا یا تاخیر میں پڑ گیا یہ زبردستی یا بدحواسی ملاحظہ کی جائے اس کلام کا حاصل یہ ہوتا ہے کہ ظہور نکاح کے لیے جو چیز شرط تھی جب پوری ہو گئی اور پائی گئی تو مشروط یعنی نکاح فسخ ہو گیا یعنی جاتا رہا اب خلیفہ قادیان فرمائیں کہ توبی توبی کو شرط کہنا اور پھر اس کے پورا ہو جانے سے نکاح کا فسخ ہو جانا زبردستی یا بدحواسی نہیں ہے تو کیا ہے۔ شرط کے پورا ہو جانے سے مشروط کا ظہور چاہیے یہاں اس کے خلاف یہ کہا جاتا ہے کہ شرط کے پورا کر دینے سے مشروط غائب ہو

گیا۔ اس لئے میں نے دریافت کیا ہے کہ یہ کیسی شرط ہے کہ اس کے پائے جانے سے مشروط نہ پایا گیا۔ مرزا قادیانی کے اس قول کی غلطی کے وجوہ فیصلہ آسمانی کے حصہ ۳ میں بیان کئے ہیں۔ یہ بیان تو اس تقدیر پر ہے کہ جملہ توبی توبی کو شرط مان لیا جائے مگر مرزا قادیانی کے الہامات اور ان کے صریح بیانات یہ کہتے ہیں کہ احمد بیگ کے داماد کے مرنے کے لیے کوئی شرط نہیں ہوسکتی۔ مرزا قادیانی کے سامنے اس کا مرنا ضرور ہے اہل بصیرت اس پیشین گوئی کے الفاظ کو اور اس کے مکرر سہ کرر بیانات پر نظر کر کے انصاف سے فرمائیں کہ اس پیشین گوئی کی صداقت بغیر اس بات کے کہ احمد بیگ کا داماد مرزا قادیانی کے سامنے مرے کیونکر ثابت ہوسکتی ہے اور ایسی شرط اس میں کیونکر ہوسکتی ہے کہ اس کے پورا ہونے سے اس کی موت ٹل جائے۔ اس سے پہلے جو بیان جدید شرط کے باطل کرنے میں کیا گیا ہے وہ اس کے لیے کافی ہے مگر مکرر آگاہ کیا جاتا ہے (۱) انجام آتھم کے ص ۶۰' ۶۱ میں نہایت ہی تاکیدوں کے ساتھ مرزا قادیانی سے وعدہ خداوندی ہے کہ احمد بیگ کی لڑکی تیرے نکاح میں آئے گی۔ صفحہ مذکور کھول کر ملاحظہ کیجئے کہ کس طرح سے اور کیسی کیسی تاکیدوں سے پختہ وعدہ کیا گیا ہے اور یقین دلایا ہے کہ احمد بیگ کی لڑکی تیرے نکاح میں آئے گی۔ اگر اس کے لیے کوئی شرط ہوتی تو اس طرح ایسے پختہ اور سنگین وعدے ہرگز نہیں ہوسکتے تھے۔ پھر یہ پیشین گوئی اور ایسے پختہ وعدوں کا پورا ہونا ہندوستان کے شریفانہ برتاؤ کے لحاظ سے بغیر سلطان محمد کے مرے نہیں ہوسکتا تھا۔ اس لیے ضرور ہے اس شرط کو آپ غلط تسلیم کریں کیونکہ اس جملہ کو شرط کہنا مرزا قادیانی کا محض خیال ہے وہ جملہ بلحاظ اپنے الفاظ اور معنے کے شرط نہیں ہے۔

(۲) اسی انجام آتھم ص ۲۱۶ خزائن ایضاً میں مرزا قادیانی کا الہام ہے۔ **یردبنت احمد الی بعداھلاک المانعین** الخ یعنی مانعین نکاح کے ہلاک کرنے کے بعد احمد بیگ کی لڑکی تیرے نکاح میں آئے گی۔ اور اصل مقصود ان مانعین کا ہلاک کرنا ہے۔ کہئے جناب یہ باتیں کسی کے ایمان لانے سے کیسے پوری ہو جائیں گی۔ اور اصل

مقصود خداوندی کیونکر پورا ہو جائے گا۔ مرزا قادیانی کے اس الہام اور اس بیان کو سچا مان کر احمد بیگ کے داماد کی موت کے لیے کوئی ایسی شرط نہیں ہو سکتی کہ اس کے پورا ہو جانے سے اس کی موت ٹل جائے۔ مجیب کچھ تو عقل کو دخل دیجئے اور خدا سے ڈر کر کہئے کہ اس پیشین گوئی کی صداقت کیونکر ثابت ہوگئی۔

(۳) ص ۲۲۳ انجام آتھم میں قسم کھا کر احمد بیگ کے داماد کی موت کو حق کہہ رہے ہیں اس کی نقل عنقریب آتی ہے۔ مرزا قادیانی کا یہ کلام یقینی طور سے شہادت دیتا ہے کہ وہ مرزا قادیانی کے سامنے مرے گا اس میں کوئی شرط نہیں ہے۔

(۴) انجام آتھم ص ۳۱ میں مرزا قادیانی فرماتے ہیں کہ میں بار بار کہتا ہوں کہ نفس پیشگوئی داماد احمد بیگ تقدیر مبرم ہے اور ص ۲۲۳ میں بھی اسے تقدیر مبرم کہا ہے۔ جب احمد بیگ کے داماد کی موت کو مرزا قادیانی بار بار تقدیر مبرم کہہ رہے ہیں۔ تو پھر اس کے لیے شرط ہونا کیا معنی۔ اہل علم کے نزدیک تو تقدیر مبرم وہی ہے جس میں کوئی شرط اور تعلیق نہ ہو پھر اسے تقدیر مبرم مان کر مجیب یا کوئی صاحب اس میں شرطیں کیسی بتاتے ہیں۔ جب وہ تقدیر مبرم ہے تو اس میں شرط نہیں ہو سکتی۔ البتہ یہ اعتراض کہ جنھوں نے اسے تقدیر مبرم کہا ہے انہوں نے اس میں شرط بیان کی ہے اس کا جواب خلیفہ قادیان دیں گے میں تو اس قدر کہتا ہوں کہ مرزا قادیانی کے کلام میں ایسی تخالف بہت ہیں ان کی عادت تو یہ معلوم ہوتی ہے کہ جس وقت جیسا موقع دیکھا یا جی میں آ گیا زور سے ایک بات کہہ دی اب وہ پہلے کسی قول کے مخالف ہو یا موافق ہو اور یہ سمجھ لیا تھا کہ اعتراض کے وقت بات بنا دینا کوئی غیر ممکن بات نہیں ہے چنانچہ اب بین طور سے مشاہدہ ہو رہا ہے کہ تمام دنیا کے نزدیک یقیناً ان پیشین گوئیوں کا ظہور نہیں ہوا۔ اور اعلانیہ طور سے کاذب ہوئیں مگر جماعت مرزائیہ کہہ رہی ہے کہ پیشین گوئی کی صداقت ثابت ہوئی الحمدللہ۔

الغرض حضرات ناظرین غور فرمائیں کہ مجیب نے جو پیشین گوئی کے لیے دوسری شرط کی طرف اشارہ کیا تھا اور کہا تھا کہ اس کے پورا ہونے سے پیشین گوئی کی صداقت

ثابت ہوگئی محض غلط ہے کیونکہ یہ وہ پیشنگوئی ہے کہ اس میں کوئی شرط نہیں ہوسکتی۔

حاصل کلام مرزا قادیانی کے متعدد اقوال سے آفتاب کی طرح روشن ہوگیا کہ احمد بیگ کے داماد کے مرنے کے لیے کوئی شرط نہیں ہوسکتی کہ اس کے پورے ہو جانے سے پیشین گوئی کی صداقت پائی جائے اور بغیر شرط کے مرزا قادیانی کا یہ مقولہ ہے کہ نفس پیشین گوئی داماد احمد بیگ کی تقدیر مبرم ہے اور اگر میں جھوٹا ہوں تو پیشنگوئی پوری نہیں ہوگی اور میری موت آ جائے گی۔ (انجام آتھم ص ۳۱)

اور یہ بھی کہا تھا کہ اگر یہ پیشنگوئی پوری نہ ہوتو میں ہر ایک بد سے بدتر ٹھہروں گا۔" اب ساری دنیا پر روشن ہوگیا کہ مرزا قادیانی مر گئے اور یہ پیشین گوئی پوری نہ ہوئی اس لیے مرزا قادیانی اپنے متعدد اقراروں سے بلکہ اپنے الہام کی رو سے کاذب ثابت ہوئے۔ "اس کا کوئی جواب نہیں ہوسکتا"

اب خلیفتہ المسیح فرمائیں کہ آپ کے مجیب کے جواب سے کسے شرمندہ ہونا چاہیے آپ کو یا آپ کے مخالفین کو۔ خدا سے ڈر کر منصفانہ جواب دیجئے گا۔ حکیم صاحب آپ مانیں یا نہ مانیں مگر اس میں شبہ نہیں کہ فیصلہ آسمانی میں جو کچھ لکھا گیا ہے وہ واقع میں آسمانی فیصلہ ہے کسی کی مجال نہیں کہ اسے رد کر سکے۔ اس کے بعد میں مرزا قادیانی کا وہ قول آپ کے روبرو پیش کرتا ہوں جس سے چار باتیں نہایت روشن ہیں۔

ایک یہ کہ احمد بیگ کے داماد کا مرزا قادیانی کے سامنے مرنا ضرور ہے۔ دوسری یہ کہ مرزا قادیانی اس کو اپنے صدق و کذب کا معیار کہتے ہیں اور اس پر سخت قسم کھاتے ہیں۔ تیسرے یہ کہ مرزا قادیانی کا یہ قول اجتہادی نہیں ہے بلکہ اس کی بناء الہام پر ہے۔

چوتھے یہ کہ ص ۳۲ میں مجیب نے جو شرط لگائی تھی وہ بھی مرزا قادیانی کے اقرار سے ان کی حیات میں پائی گئی۔

اب حضرات مرزائی آنکھیں کھول کر اور حواس درست کر کے مرزا قادیانی کا کلام ملاحظہ کریں اور اپنی جانوں پر رحم کھا کر صداقت کو اختیار کریں اور یقین کر لیں کہ مرزا قادیانی بلا شک وشبہ اپنے اقراروں کے بموجب کاذب ہیں۔ مرزا قادیانی نے پہلے احمد بیگ کے داماد کے نہ مرنے کا ذکر کیا ہے یعنی ڈھائی سال کے اندر وہ کیوں نہیں مرا اس کے بعد اپنے سامنے اس کے مرنے کو یقینی طور سے قسم کھا کر بیان کرتے ہیں۔

لم ما قلت لکم ان القضیة [1] علی ھذا القدر تمت والنتیجه الاخرة ھی التی ظھرت۔ وحقیقته البناء علیھا ختمت۔ بل الامر قائم [2] علی حاله۔ ولا یرده احد باحتیاله۔ والقدر قدر مبرم من عند [3] الرب العظیم۔ وسیاتی وقته۔ بفضل الله الکریم فوالذی بعث لنا محمد المصطفی۔ وجعله خیر الرسل و خیر الوریٰ ان ھذا حق فسوف تری۔ وانی اجعل ھذا البناء معیار الصدقی اوکذبی۔ وما [4] قلت الا بعد ما انبئت۔ من ربی وان عشیرتی سیرجعون مرة اخری الی الفساد۔ ویتزایدون فی الخبث والعناد۔ فینزل یومئذ الامر المقدر من رب العباد۔ لاراد کاقضیه ولا مانع لما اعطی۔ وانی اراھم۔ الھم قد ما لوا الی سیرھم الاولی وقست قلوبھم کما ھی عادة النوکی۔ ونسوا ایام الفزع۔ و عادوا الی التکذیب والطغوی۔ (انجام آتھم ص ۲۲۳' ۲۲۴ خزائن ایضاً)

---

[1] اس کلام کا حاصل یہ ہے کہ احمد بیگ کا داماد جو اس مدت میں موت سے بچ گیا تو یہ خیال نہ کرنا کہ وہ بچ گیا اب وہ اس وعید میں نہ مرے گا بلکہ وہ وعید بدستور قائم ہے وہ کسی وجہ سے رد نہیں ہو سکتی اور عنقریب اس کا وقت آتا ہے۔ خدا کی قسم جو کچھ میں کہتا ہوں۔ یہ حق ہے میں اسے اپنے صدق یا کذب کے لیے معیار قرار دیتا ہوں یعنی اگر اس پیشینگوئی کا ظہور ہو تو میں سچا ہوں اور اگر نہ ہو تو میں جھوٹا ہوں اور جو کچھ میں نے کہا ہے وہ خدا سے اطلاع پا کر کہا ہے۔

[2] عبارت کے ہر ایک جملہ پر غور کرتے جایئے کہ ہر ایک جملہ اس شرط کو غلط بتا رہا ہے جسے مجیب نے پیش کیا ہے۔ دوسرا جملہ کہتا ہے کہ سلطان محمد کی موت بہرحال قائم ہے تیسرا جملہ کہتا ہے کہ وہ کسی کے رد کئے سے رد نہیں ہو سکتے اگر اس کے لیے وہ شرط ہوتی جو مجیب لکھ رہے ہیں تو اس کا رد کرنا مشکل نہ تھا اور مجیب کے خیال کے بموجب اس کا رد ہو گیا چوتھے جملہ میں اسے تقدیر مبرم کہتے ہیں اور تقدیر مبرم میں کوئی شرط نہیں ہو سکتی پانچویں جملہ میں اس کے وقت کو قریب بتاتے ہیں اگر شرط کرتے تو ایسا نہ کہتے۔ پھر سب سے زیادہ تو یہ جملہ ہے جس میں وہ اپنے صدق و کذب کا معیار بتا رہے ہیں اب یہ فرمایئے کہ معیار کس شے کو بتا رہے ہیں وہ تو بجز اس کی موت کے اور کچھ نہیں ہے یعنی سلطان محمد کا میرے سامنے مرنا میرے صدق کی معیار ہے پھر اس میں ایسی شرط کیونکر ہو سکتی ہے کہ ان کی موت تک پوری نہ ہو۔

[3] یہ چوتھا جملہ صاف دلالت کرتا ہے کہ احمد بیگ کے داماد کے موت کی نسبت جو کچھ انجام آتھم کے ص ۳۱ میں لکھا گیا ہے اس کی بناء الہام پر ہے اجتہاد پر نہیں اور آٹھویں جملہ نے نہایت صراحت سے اس کا فیصلہ کر دیا کیونکہ صفحہ مذکور کے مضمون کو مرزا قادیانی الہامی بتاتے ہیں۔

[4] اس جملہ کا فارسی ترجمہ مرزا قادیانی نے اس طرح کیا ہے

ومن نگفتم الا بعد ازاں کہ از رب خود خبر دادہ شدم۔

یعنی احمد بیگ کے داماد کی نسبت جو کچھ جس نے کہا ہے وہ اپنی طرف سے نہیں کہا ہے بلکہ خدا کی طرف سے مجھے اطلاع دی گئی ہے۔

اس عبارت میں مرزا قادیانی نے بعض جملے موٹے قلم سے لکھے ہیں تا کہ مخالفین کو ان جملوں کی طرف زیادہ توجہ ہو۔ میں نے اسی طرح ان کو نقل کیا ہے اور ناظرین سے کہتا ہوں کہ جو جملے موٹے قلم سے لکھے گئے ہیں ان میں زیادہ غور کریں۔ اور جہاں جہاں میں نے خط کھینچ کر ہندسہ دے دیا ہے انھیں جملوں سے دو چار باتیں ثابت ہوتی ہیں جن کا ذکر میں نے عبارت سے پہلے کیا ہے اہل علم حضرات کے لیے اس قدر اشارہ کافی ہے۔ البتہ کم علم لوگوں کے لیے اس قدر لکھنا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ مرزا قادیانی خبر دے رہے ہیں کہ میرے کنبے کے لوگ عنقریب فساد پر آمادہ ہونے والے ہیں اور خباثت اور دشمنی میں پہلے سے بھی زیادہ ہو جائیں گے اور پھر اس حالت کا نہایت قریب ہونا اس طرح بیان کیا کہ گویا ایسی حالت ان کی ہوگئی اب اس میں شبہ نہیں ہے یہ تین جملے ملاحظہ ہوں۔

۱...... **انهم قد ما لوا الی سیرهم الاولی.**

لفظ ان اور قد لا کر اور اس جملے کو جلی قلم سے لکھ کر اس کا یقین دلاتے ہیں کہ انہوں نے اپنے پہلے عادت کی طرف عود کیا۔

۲...... **وقست قلوبهم.**

یعنی ''ان کے دل سخت ہو گئے'' تیسرا جملہ یہ ہے:

۳...... **وعادوا الی التکذیب والطغوی.**

یعنی جس طرح پہلے سرکشی اور تکذیب کرتے تھے اب پھر کرنے لگے۔ یہ کلام نہایت صراحت سے کہہ رہا ہے کہ احمد بیگ کے داماد وغیرہ نے جو درمیان میں رجوع کیا تھا وہ بات نہیں رہی بلکہ بدستور سابق انہوں نے پھر سرکشی اور تکذیب پر کمر باندھی ہے۔ غرضیکہ وعید کے رکے رہنے کا جو سبب تھا وہ زائل ہو چکا ہے اور تکذیب اور سرکشی نے جو وعید کا سبب تھا ان میں پھر عود کیا ہے اور اسے اس قدر شہرت ہوئی ہے کہ مرزا قادیانی کو اطلاع ہوئی۔ اس سے بخوبی ظاہر ہو گیا کہ پیشین گوئی کے ظہور کے لیے ص ۳۲ میں جو شرط مجیب کے خیال میں کی گئی تھی وہ ص ۲۲۴ کے لکھنے کے وقت تک پوری ہو گئی اس لیے مشروط کا پایا جانا ضرور ہے۔ اس میں جو اشتہار دینا لکھا ہے اس سے مقصود یہی معلوم ہوتا ہے کہ ان کی دلی تکذیب لوگوں پر ظاہر ہو جائے اور معمولی اشتہار وعید کے لیے نہ عقلاً شرط ہو سکتا ہے اور نہ نقلاً' کسی نبی اور کسی رسول نے اپنے مخالفین کے لیے یہ شرط نہیں کی

نہ کتاب اللہ میں اس کا ذکر ہے خدا تعالیٰ نے وعید کو منکرین کے لیے صرف عناد و تکذیب پر منحصر رکھا ہے اور بدیہت عقل بھی یہی کہتی ہے کہ وعید کے ظہور کے لیے مکذب کافی ہے کاغذ کے پرچوں پر لکھ کر شائع کرنے کی ہرگز ضرورت نہیں ہے۔ الغرض پیشینگوئی کے پورا ہونے کے لیے مجیب نے جو شرط ص ۳۲ سے بیان کی تھی وہ پائی گئی اس لیے ص ۳۱ کی پیشین گوئی کا ظہور ہونا چاہیے تھا مگر اس کا ظہور نہ ہوا اور مرزا قادیانی اپنے اقرار بموجب کاذب ثابت ہوئے اور اگر مجیب کا یہ خیال ہے کہ اشتہار سے مراد وہ معمولی اشتہار ہے تو اس کی سخت غلطی ہے کیونکہ اگر وہ مرزا قادیانی کو مقدس نبی مانتا ہے تو اسے ضرور ہے کہ ان کی روش اگلے انبیاء کی سی سمجھے اور جو وہ کہیں اور کریں وہ مطابق کتاب اللہ کے ہو اور یہ اسی وقت ہوسکتا ہے کہ اشتہار کے معنی وہی ہوں جو ہم نے بیان کئے ہیں اور اگر مجیب کو اپنی بات پر اصرار ہو تو ہم بے تامل یہ کہیں گے کہ خدا کے وعید کسی بندے کے فضول شرط کے مقید نہیں ہو سکتے وعید کے ظہور کے لیے فقط انکار و تکذیب ہونا چاہیے اس لئے ہم نہایت استحکام سے کہتے ہیں کہ اگر وہ پیشین گوئی بالہام خداوندی ہوئی تھی تو اس کا ظاہر ہونا ضرور تھا اور جب دنیا پر ظاہر ہو گیا کہ اس پیشینگوئی کا ظہور نہ ہوا یعنی احمد بیگ کا داماد نہیں مرا بلکہ اب تک موجود ہے اور مرزا قادیانی کئی برس ہوئے کہ تشریف لے گئے اور عالم برزخ میں پہنچ گئے اس لئے بالیقین معلوم ہوا کہ وہ الہام ربانی نہ تھا اور مرزا قادیانی کا یہ کہنا صحیح ہو گیا کہ اگر میں جھوٹا ہوں تو یہ پیشینگوئی پوری نہ ہوگی اور میری موت آ جائے گی۔'' مضمون نگارؒ لکھتے ہیں کہ معترضین جواب دیں کہ کیوں انہوں نے سلطان محمد سے اشتہار نہیں دلایا'' مدرس صاحب جواب ملاحظہ کریں۔ مرزا قادیانی کے کذب کا انہیں کامل یقین ہو گیا تھا اب زیادہ تجربہ کی ضرورت نہ رہی تھی اس کے علاوہ خوب تجربہ ہو گیا تھا کہ مرزا قادیانی کے دعوے اس قسم کے ہوا کرتے ہیں اور جب کوئی سامنے آ جاتا ہے تو باتیں بنا کر ٹال دیتے ہیں اور ان کے مریدین خوش ہو جاتے ہیں۔ پھر اشتہار دلوانے کا کیا فائدہ۔ مسلمان تو خوب تجربہ کر چکے ہیں انہیں تو ضرورت نہیں رہی ان کے معتقدین ان کے سامنے کیسی ہی غلط اور مہمل بات بنا دیں۔ وہ ماننے کے لیے تیار رہتے ہیں اسی احمد بیگ کے داماد کی نسبت پہلے پیشین گوئی کی گئی کہ ڈھائی برس کے اندر مر جائے گا جب وہ نہ مرا اور یہ پیشین گوئی غلط ثابت ہوئی تو مرزا قادیانی نے کس قدر غل مچایا ہے اور بخدائے

علیم کس قدر جھوٹی باتیں بنائی ہیں کہ خدا کی پناہ خلاصہ اس کا یہ ہے کہ چونکہ وہ اپنے خسر کے مرنے سے بہت پریشان ہو گیا اور رو دیا اور گڑگڑایا اور اس نے توبہ کی اس لیے اس کی وعید ٹل گئی جس طرح حضرت یونسؑ نے اپنی قوم سے وعید بیان کی تھی اور ان کے رونے اور رجوع کرنے پر وہ وعید ٹل گئی تھی۔ مرزا قادیانی نے اس کو اس قدر طول دیا اور دفتر سیاہ کیا کہ اس کا اندازہ ہم اس وقت بیان نہیں کر سکتے۔ مگر اہل علم وسیع النظر حضرات جان سکتے ہیں کہ وہ باتیں محض غلط اور بناوٹ کی تھیں۔ بغیر ایمان لائے فقط خوف سے یا دلی خیال سے (اگر ہوا بھی ہو) وعید نہیں ٹل سکتی اس پر قرآن مجید اور حدیث صحیح دونوں شاہد ہیں۔ قرآن مجید میں صاف ارشاد ہے لَا یُرَدُّ بَأْسُنَا عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِیْنَ (یوسف ۱۱۰) مجرموں سے ہمارا عذاب ٹلتا نہیں ہے۔ منکر نبوت بڑا مجرم ہے اور جب اس کے لیے کوئی وعید بیان کر دی گئی تو جب تک وہ مجرم ہے یعنی ایمان نہیں لایا اس سے وہ وعید نہیں ٹل سکتی کیونکہ یہ وعید اس کے لیے عذاب الٰہی ہے اور بموجب ارشاد خداوندی عذاب الٰہی مجرم سے ٹل نہیں سکتا۔ عذاب ٹل جانے کی صورت صرف یہی ہی کہ وہ ایمان لے آئے اور اس رسول کو مان لے جس کے انکار سے عذاب اس پر مسلط ہوا ہے۔ اس کے سوا اس کے رونے دھونے سے عذاب نہیں ٹلتا' صحیح بخاری ج ۲ ص ۵۶۳ باب من یقتل ببدر' میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے امیہ بن خلف کے مارے جانے کی پیشین گوئی کی تھی اور اس کی وجہ سے امیہ نہایت خوف زدہ ہو گیا تھا چنانچہ بخاری کے یہ الفاظ ہیں ففزع لذلک امیہ فزعا شدیداً مگر اس کی وجہ سے وہ وعید نہیں ٹلی اور پوری ہو کر رہی۔ اگر احمد بیگ کے داماد کو کچھ خیال ہوا ہوگا تو اسی قدر امیہ کو خیال ہوا۔ اس سے زیادہ خیال کرنے کی کوئی وجہ نہیں ہے اور جو کچھ زور تحریر اس بات میں مرزا قادیانی نے دکھایا ہے وہ محض غلط باتیں جس کے غلطی میں کچھ شبہ نہیں ہے اور اس کا بین ثبوت یہ ہے کہ اگر خوف و ہراس سے اس کی ایسی حالت ہو گئی تھی جیسی مرزا قادیانی نے بیان کی ہے تو طبعی اقتضاء یہ تھا کہ بے اختیار وہ مرزا قادیانی کے پاس آ کر توبہ کرتا اور بیعت کر لیتا مگر اس نے تو کسی وقت ایسا نہ کیا بلکہ اب تک وہ ان کا منکر اور برا کہنے والا موجود ہے یہ بدیہی ثبوت ہے کہ احمد بیگ کے داماد کو بجز معمولی رنج و غم کے اور کچھ نہیں ہوا۔ اور بالفرض اگر ہوا بھی تو اس سے عذاب نہیں ٹل سکتا عذاب ٹلنے کے لیے ایمان لانا ضروری ہے (۲) حضرت یونسؑ کی مثال

دینا محض غلط ہے کیونکہ ان کی قوم کے لیے یہ وعید کسی وقت نہیں کی گئی کہ تم ہلاک ہو جاؤ گے احمد بیگ کے داماد کی نسبت صاف کہا گیا کہ ڈھائی برس کے اندر مر جائے گا۔ حضرت یونسؑ کی قوم سے اگر کہا گیا تو اس قدر کہ عذاب آنے والا ہے یعنی عذاب کے آنے سے انہیں ڈرایا گیا تھا اس وعدہ کا ظہور یقینی طور سے ہو گیا یعنی عذاب آ گیا اور انہوں نے اس کا معائنہ کیا اس کے بعد وہ قوم ایمان لے آئی اور حضرت یونسؑ کے چلے جانے سے نہایت پریشان ہوئی۔ اور غریب سے لے کر بادشاہ تک نے اپنی عاجزی اس قدر ظاہر کی کہ کپڑے اتار کر ٹاٹ پہنا اور چالیس روز تک یا کچھ کم میدان میں روتے رہے۔ حضرت یونسؑ کو تلاش کیا اور ان پر ایمان لائے اس لئے اللہ نے ان پر رحم کیا۔ جب وہ ایمان لے آئے تو مجرم نہ رہے اس وجہ سے عذاب ٹل گیا مگر یہ خوب خیال رہے کہ جس قدر وعید کی گئی تھی اس کا ظہور ہوا۔ اس میں کوئی شک وشبہ نہیں ہے۔ یہ وعید ہرگز نہیں تھی کہ وہ لوگ عذاب سے ہلاک ہوں گے۔ الغرض جو بات ٹل گئی اس کا وعدہ نہ تھا اور جس کا وعدہ تھا اس کا ظہور یقینی طور سے ہوا۔ اب مرزا قادیانی کا یہ کہنا کہ خوف کی وجہ سے وعید کی پیشین گوئی میں تاخیر ڈال دی جاتی ہے اور اس قول کو خدا اور رسول کی طرف منسوب کرنا اور اجماعی عقیدہ بنانا محض غلط ہے۔

خلیفہ قادیان بتائیں کہ یہ عقیدہ اجماعی کہاں سے ثابت ہوتا ہے اور خدا و رسول کا کلام کونسا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ وعید کی پیشین گوئی صرف خوف سے ٹل جاتی ہے یا وقت معینہ سے اس میں تاخیر ہو جاتی ہے قرآن کی کسی آیت میں یا صحیح حدیث میں کہیں دکھائیں۔ ہم نے تو آیت و حدیث دونوں سے اپنا دعویٰ ثابت کر دیا۔

الحاصل احمد بیگ کے داماد کی نسبت یہ پہلے پیشین گوئی یقیناً پوری نہ ہوئی مگر مرزا قادیانی نے اس کے پورا نہ ہونے کا اقرار نہیں کیا اور جھوٹی باتوں کا ایک طوفان اٹھا دیا اور خاص مریدوں نے بھی انہیں غلط باتوں پر بجز آمنا کہنے کے کسی وقت اس کی تحقیق کی طرف توجہ بھی نہ کی۔ اسی طرح اگر وہ اشتہار دیتا اور پھر بھی نہ مرتا تو ایسے ہی باتیں بنانے سے کون روک سکتا تھا۔ جیسے پہلے بنائی تھیں ان تجربوں کے بعد اشتہار دلوانا فضول تھا۔ اس لئے نہیں دلوایا۔

اب میں اسی پر کفایت کرتا ہوں ایماندار حق پسند حضرات کے لیے اس قدر مرزا قادیانی کی حالت معلوم کرنے کے لیے کافی ہے ان کے مریدوں کی عقل پر تو ایسا پردہ پڑا ہے کہ بدیہی بات کا بھی انکار کر رہے ہیں۔ منکوحہ آسمانی ان کے نکاح میں نہ آئی۔ احمد بیگ کا داماد ان کی پیشین گوئی کے مطابق نہ مرا۔ اس وقت تک زندہ موجود ہے۔ اور پھر لکھ رہے ہیں کہ دونوں پیشین گوئیاں پوری ہو گئیں۔ (معاذ اللہ) پھر اس اندھیر کا کیا ٹھکانا ہے اندھوں کو آفتاب کی روشنی کس طرح دکھائی جائے۔ مولوی اسمٰعیل قادیانی مضمون کے آخر میں لکھتے ہیں۔ تیسرے نکاح کی پیشین گوئی۔ سلطان محمد کے وعیدی موت کی پیشینگوئی کو۔ (مرزا قادیانی نے) ایک ہی پیشین گوئی قرار دیا ہے۔" لیجئے جناب سلطان محمد کا مرنا۔ اور اس کی بیوی کا مرزا قادیانی کے نکاح میں آنا ایک چیز ہے یا ایک خبر ہے دونہیں ہیں جو دو چیزیں بدیہی طور سے علیحدہ علیحدہ جسم کی آنکھ سے عقل کی نظر سے دو نظر آتی ہیں۔ ہر ایک انسان انہیں دو چیزیں سمجھتا ہے انہیں مرزا قادیانی ایک بتا رہے ہیں اور مرید اسے مان رہے ہیں۔ قادیانی مولوی مرزا قادیانی کے وہ اقوال اور الہامات جن سے یہ دونوں پیشین گوئیاں علیحدہ علیحدہ بین طور سے معلوم ہوتی ہیں آپ کے پیش نظر نہیں ہیں بکر و ثیب والی پیشینگوئی کو یاد کیجئے۔ یااحمد[1] اسکن انت وزوجک الجنة والے الہام پر نظر کیجئے۔ (انجام آتھم کے ص ۶۰، ۶۱ خزائن ایضاً) والے الہام پر غور کیجئے یہاں تو احمد بیگ کے داماد کا نام و نشان بھی نہیں ہے اور احمد بیگ کی لڑکی کے نکاح کی نسبت یہ الہامات ہیں اور خدا کا وعدہ بلکہ اس کا عہد ہے مرزا قادیانی سے کہ وہ تیرے نکاح میں آئے گی جس کی نسبت کہا گیا ہے[2] اَنَّا کُنَّا فَاعِلِیْنَ فَلاَ تَکُوْنَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِیْنَ (انجام آتھم ص ۴۰) اور مرزا قادیانی کا وہ کامل یقین بھی آپ کو یاد ہوگا کہ جب عدالت میں سوال کیا گیا ہے۔

---

۱ یہ پیشین گوئی اور الہام بھی انجام آتھم میں ہے۔

۲ مرزا قادیانی اللہ تعالیٰ کا قول نقل کرتے ہیں کہ سلطان محمد کی بیوی کو ہم تیرے پاس لانے والے ہیں اس کام کو ہم کرنے والے ہیں تو شک کرنے والوں میں ہرگز نہ ہو

کہ آپ کو امید ہے کہ نکاح ہوگا اور مرزا قادیانی نے اس کے جواب میں کہا تھا کہ امید کیسی مجھ کو تو یقین کامل ہے کیونکہ یہ خدا کا کلام ہے۔ اب قادیانی مولوی فرمائیں کہ جس کی نسبت بتاکید کہا گیا کہ ہم اس کے کرنے والے ہیں اور پھر اس میں شک وشبہ کرنے کی ممانعت کی گئی وہ یہی کہ محمدی بیگم مرزا قادیانی کے نکاح میں آئیں گی پھر اس کی صداقت ثابت ہوگئی۔ پھر اسی یقین کامل کا ظہور ہوا جو عدالت کے روبرو کہا گیا تھا؟ ذرا سنبھل کر جواب دیجئے۔ پھر یہ پیشین گوئی اور احمد بیگ کے داماد کا مرنا ایک کیسے ہوگیا ہوش میں آکر بتائیے۔ قادیانی مولوی یہ جو آپ دو پیشین گوئیوں کو ایک کرتے ہیں اور دونوں میں ادغام دیتے ہیں یہ نہیں ہوسکتا۔ محمدی بیگم کا مرزا قادیانی کے نکاح میں آنا اور اس کے شوہر کا مرنا ایک واقعہ کسی عاقل کے نزدیک نہیں ہوسکتا اور نہ ایک پیشین گوئی کے پورا ہونے سے دوسری پوری ہوسکتی ہے۔ اور یہاں تو کوئی پوری ہی نہیں ہوئی۔ ایسا اندھیر نہ مچائیے۔ بداہت کا انکار نہ کیجئے بہت اچھا ہم آپ کے اس اندھیرے کو بھی قطع نظر کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم نے متعدد وجوہ سے روشن کر کے دکھا دیا کہ احمد بیگ کے داماد والی پیشین گوئی میں کوئی شرط نہیں ہوسکتی۔ اور اگر شرط کو مان لیا جائے تو وہ شرط پوری نہیں ہوئی پھر وہ پیشین گوئی پوری کیسے ہوگئی۔ آخر میں مجھے یہ کہنا ہے کہ مدرس صاحب آپ نے یہاں تو احمد بیگ کے داماد والی اور منکوحہ آسمانی والی دونوں پیشین گوئیوں کو اپنے خیال کے بموجب پورا کر کے دکھا دیا اور اپنے گروہ کو خوش کر دیا۔ مگر یہ بات بتائی کہ جب یہ پیشینگوئیاں پوری ہوگئیں تو خدائے قدوس کی خلاف وعدگی کے ثبوت میں آپ نے آیت یُصِبۡکُمۡ بَعۡضُ الَّذِیۡ یَعِدُکُمۡ. کیوں پیش کی اور اس مقدس ذات میں عیب لگانے کی آپ کو کیا ضرورت پیش آئی۔ اس سے پہلے تو آپ نے اس قسم کی آیتیں کبھی پیش نہیں کی تھیں۔ اس کے سوا آپ کو یاد نہیں کہ آپ کے جناب مرزا قادیانی (تتمہ حقیقۃ الوحی ص۱۳۳، خزائن ج۲۲ ص۵۷۰) میں لکھ چکے ہیں کہ منکوحہ آسمانی کا نکاح فسخ ہوگیا۔ یا تاخیر میں پڑ گیا پھر آپ فسخ شدہ نکاح کو اپنے مرشد کے خلاف جوڑنا چاہتے ہیں۔ یہ بھی آپ کو معلوم ہوگا کہ مرزا قادیانی نے اسی کے جواب میں آیت یَمۡحُوا اللّٰہُ مَا یَشَآءُ وَیُثۡبِتُ بھی پیش کی ہے جس کا حاصل یہ ہے کہ آسمان پر نکاح ہوا تھا مگر پھر اللہ تعالیٰ نے اسے محو کر دیا۔ پھر اس محو شدہ نکاح کو خلاف مرضی خداوندی آپ ثابت کرنا چاہتے ہیں۔ غرضیکہ آپ کے جواب پر اعتراضوں کی بوچھاڑ ہوسکتی ہے ذرا سمجھ کر بات کہئے اور خدا سے ڈریئے صرف اپنی بات بنانے کے پیچھے نہ پڑیئے اور اللہ تعالیٰ عالم مافی الصدور ہے۔ آپ کے برادر ایڈیٹر اخبار نے تو اس فسخ کو تنسیخ بتایا ہے جیسا بعض آیات قرآنیہ میں کہا

جاتا ہے۔ مگر آپ نے اس جواب کو شاید پسند نہیں کیا۔ مجھے سخت افسوس یہ ہے کہ مریدین کے تقاضوں سے کے بعد خلیفہ کے دربار سے ایسے جوابات شائع ہوتے ہیں جس کا غلط ہونا تھوڑے علم والا بلکہ صحبت یافتہ جاہل بھی معلوم کر سکتا ہے۔ خلیفہ صاحب اس میں کوئی شبہ نہیں ہے کہ یہ تینوں[1] پیشینگوئیاں مرزا قادیانی کی غلط ثابت ہوئیں۔ یعنی احمد بیگ کی لڑکی کا مرزا قادیانی کے نکاح میں نہ آنا' احمد بیگ کے داماد کا نکاح کے روز سے ڈھائی برس کے اندر نہ مرنا' پھر تیسری پیشینگوئی کے بموجب مرزا قادیانی کی حیات میں اسکا نہ مرنا۔ اس لئے مرزا قادیانی مقتضائے نص[2] قطعی قرآن مجید کے کاذب ثابت ہوئے۔ اس کے جواب کے لیے آپ کو ساری عمر کی مہلت دی جاتی ہے۔ جس جواب کی حالت اس مختصر رسالہ میں دکھائی گئی ہے۔ یہ خلیفہ قادیان کے دربار سے نکلا ہے اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ ان پیشین گوئیوں کے غلط ہو جانے کو ان کا دل ضرور مان چکا ہے۔ مگر اب بات کی پچ ہے اور ایسی بدیہی باتوں سے انکار کرنے سے یہ مطلب ہے کہ عوام منحرف نہ ہو جائیں۔ ان کے خوش کرنے کے لئے کچھ بات بنا کر یہ کہہ دینا کافی ہے کہ پیشین گوئی پوری ہوگئی۔ الغرض مرزا قادیانی کی وہ پیشین گوئیاں غلط ثابت ہوئیں جن کو انہوں نے اپنی صداقت کا معیار قرار دیا تھا اور کہا تھا کہ اگر اس کا ظہور نہ ہو تو میں کاذب ہوں جب ان کا ظہور نہ ہوا تو مرزا قادیانی اپنے اقرار کے بموجب بالیقین کاذب ثابت ہوئے۔ اب جو حق پسند سچائی کے طالب ہیں وہ غور فرمائیں اور انجام کا خیال کر کے سچائی کو ہاتھ سے نہ دیں۔

واللہ الموفق والمعین وھو یھدی الی صراط المستقیم ومن یضلل اللہ فلا ھادی لہ

---

[1] ان کے سوا بہت پیشین گوئیوں کا غلط ہونا الہامات مرزا (مولفہ ثناء اللہ امرتسریؒ) میں لکھا گیا ہے اور برسوں سے وہ شائع ہے جواب کے لیے انعامی اشتہار بھی ہے مگر کسی کی ہمت آج تک جواب دینے کی نہ ہوئی بلکہ اس کے مولف مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری اعلانیہ کہہ رہے ہیں کہ مرزا قادیانی کی پیشینگوئیوں کی نسبت ہم سے مناظرہ کر لیا جائے مگر کوئی سامنے نہیں آتا۔ مرزا قادیانی کے سامنے مولوی صاحب قادیان اسی غرض سے گئے تھے کہ پیشینگوئیوں کی پڑتال مرزا قادیانی کے مقابلہ میں ہو جائے مگر مرزا قادیانی سامنے نہ آئے۔ بایں ہمہ رسالوں میں لکھا جاتا ہے کہ مرزا قادیانی کی ساری پیشینگوئیاں پوری ہوگئیں اس بے شرمی کا کیا ٹھکانا ہے۔

[2] رسالہ کے شروع میں یہ نص قطعی نقل کیا گیا ہے۔